ماھنامہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

ملتان

مسلسل اشاعت کے
58 سال

شمارہ: ۱ جلد: ۲۴
جنوری 2020 جمادی الاوّل ۱۴۴۱

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

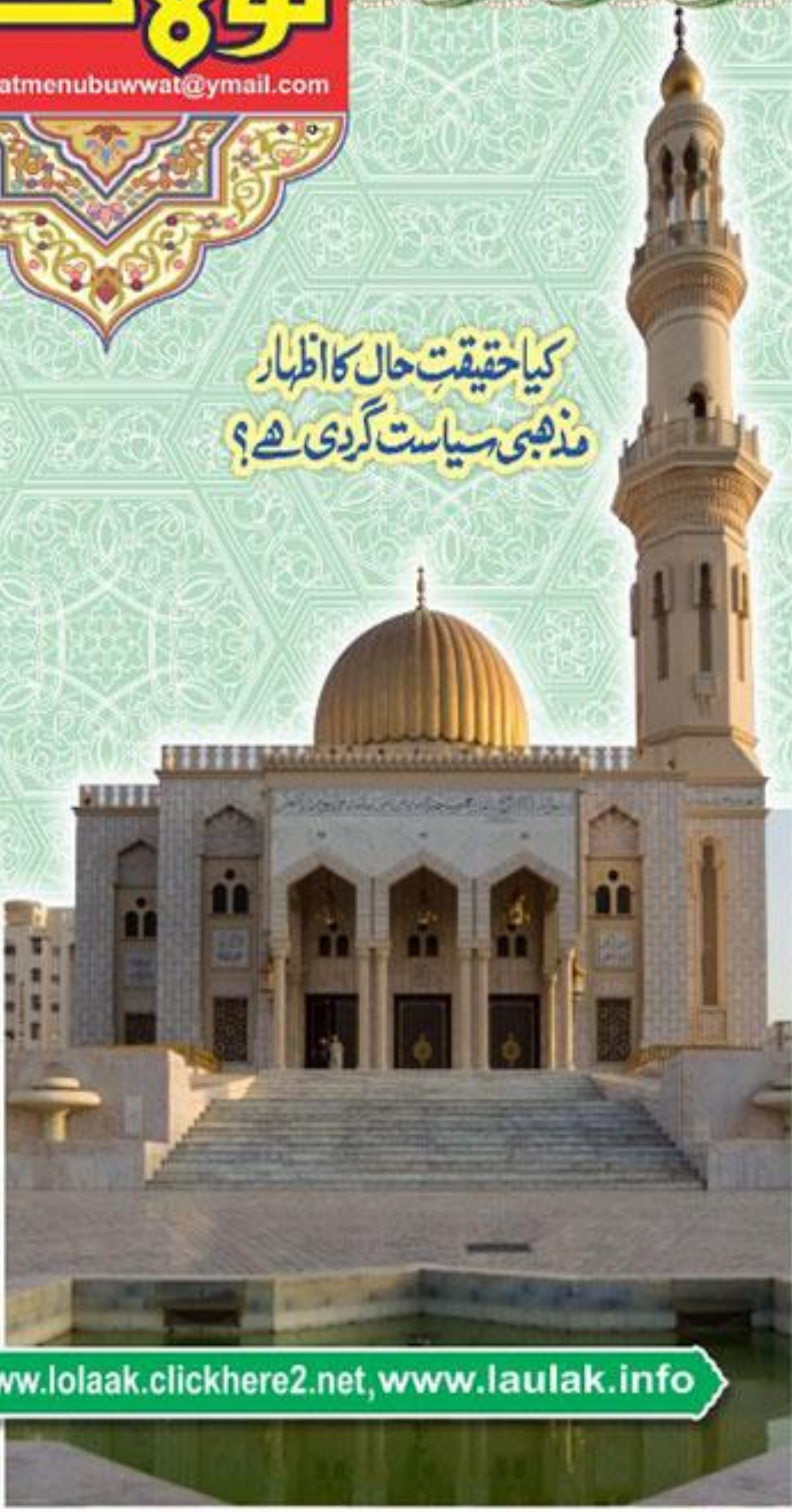

کیا حقیقتِ حال کا اظہار مذہبی سیاست گردی ہے؟

آزادی مارچ...
تحریک آزادی کا تسلسل

ناروے میں قرآنِ پاک کی
بے حرمتی کی مذموم جسارت

پاکستان ایٹمی قوت

کرتار پور راہداری اور قادیانی مذہب

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۱ جلد: ۲۴

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر جی حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

کیا حقیقت حال کا اظہار مذہبی سیاست گری ہے؟	مولانا محمد اعجاز مصطفی	03

مقالات ومضامین

متفرق فضائل از مسلم شریف (قسط نمبر:۲)	مولانا محمد شاہد ندیم	06
مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	09
امانت ودیانت	حافظ خلیل الرحمن راشدی	10
افواہ سازی اور اس کے نقصانات	مولانا محمد عثمان	14
آزادی مارچ......تحریک آزادی کا تسلسل	مولانا محمد اعجاز مصطفی	17
ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی مذموم جسارت	مولانا محمد وسیم اسلم	23
نئی پاکستانی شناخت...سکھوں اور ہندوؤں کے بعد اب بدھ مت کی ترویج	جناب محمد عاصم حفیظ	25

شخصیات

حضرت مولانا عبدالحمید وٹو رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اللہ وسایا	28
حضرت مولانا سیف الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ	// //	30
جناب صاحبزادہ محمد حامد سراج رحمۃ اللہ علیہ	// //	30
جناب مولانا قاری محمد اصغر عثمانی رحمۃ اللہ علیہ	// //	31

رد قادیانیت

کرتارپور راہداری اور قادیانی مذہب	مولانا زاہد الراشدی	32
زعیم احرار چوہدری افضل حق اور قادیانیت	ادارہ	35
پاکستان ایٹمی قوت	مولانا اللہ وسایا	39

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	41
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	42

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

کیا حقیقت حال کا اظہار مذہبی سیاست گری ہے؟

جناب اوریا مقبول جان کی خدمت میں!

ہمارے ملک کے معروف صحافی اور سینئر تجزیہ نگار جناب اوریا مقبول جان صاحب نے ۶/نومبر ۲۰۱۹ء کو روزنامہ ۹۲نیوز میں ایک کالم ’’کرتار پور راہداری اور مذہبی سیاست گری‘‘ کے عنوان سے لکھا جس کے پڑھنے سے محسوس ہوتا ہے کہ موصوف کا یہ پورا کالم صرف مذہبی طبقے کو گالیاں دینے اور جناب عمران خان نیازی کی صفائی دینے پر موقف ہے۔ اس کے علاوہ اس کا کوئی مقصد نہیں۔

موصوف لکھتے ہیں: ’’جب سے کرتار پور راہداری کھول کر سکھوں کے مقدس ترین مقام کو راستہ دینے کا اعلان ہوا ہے۔ ہمارے مذہبی، مسلکی، جمہوری اور سیاسی راہنماؤں نے اسے درپردہ قادیانیوں کو سہولت دینے کی سازش قرار دیا ہے۔ پھر انہوں نے لکھا کہ: کرتار پور لاہور سے ۱۲۵ کلومیٹر ہے۔ ربوہ سے لاہور ۱۷۰ کلومیٹر اور لاہور سے قادیان براستہ امرتسر ۱۰۲ کلومیٹر۔ یہ کل آٹھ گھنٹوں کا سفر ہے۔ اب قادیانیوں اور حکومت کی ملی بھگت سے قادیانی پہلے ربوہ سے ۱۷۰ کلومیٹر سفر کر کے لاہور۔ پھر یہ بے وقوف ۱۰۲ کلومیٹر صاف ستھری سڑک کا راستہ چھوڑ کر ۱۲۵ کلومیٹر صاف شفاف روڈ چھوڑ کر ۱۲۵ کلومیٹر ٹوٹی پھوٹی روڈ کرتار پور جائیں گے۔ پھر وہاں سے ۴۴ کلومیٹر مزید فاصلہ طے کر کے ایک اور بوسیدہ سڑک پر سفر کر کے قادیان پہنچیں گے۔ یعنی سفر کی اذیت کے علاوہ چار گھنٹے مزید سفر بھی کریں گے۔ لیکن کمال ہے اس عصبیت اور منافقت کا جو عمران خان کی دشمنی میں ہمارے مذہبی طبقے کو بھی جھوٹا پروپیگنڈا کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ آگے چل کر لکھتے ہیں: ایسے میں اگر ایک سلیم الفطرت قادیانی بچہ بھی دین کی طرف مائل ہونے سے رک گیا تو اس کا گناہ ان تمام مذہبی لوگوں پر ہوگا جو جھوٹ کو سیاست کے لئے استعمال کرتے ہیں۔‘‘

میرے محترم! ۱...... کرتار پور راہداری کھولنے کو ہمارے مذہبی، مسلکی، جمہوری اور سیاسی راہنماؤں نے درپردہ قادیانیوں کو سہولت دینے کی سازش یوں ہی قرار نہیں دیا۔ اس راہداری کو کھولنے کا مطلب صرف یہاں سے گزرنا ہی نہیں، بلکہ مستقبل میں سکھ اور قادیانی گٹھ جوڑ سے ہمارے ملک پاکستان کے خلاف ایک بڑی سوچی سمجھی سازش تیار کی جارہی ہے۔ جس کا ذکر آج سے پچاس سال قبل مرحوم شورش کاشمیری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ’’عجمی اسرائیل اور تحریک ختم نبوت‘‘ میں کر دیا تھا۔ ۲...... آپ نے جو حساب

وکتاب لگایا ہے اور واہگہ بارڈر کی طرف سے راستہ کا کم ہونا، آرام دہ ہونا اور کرتار پور راستے کا زیادہ ہونا اور روڈ کا ٹوٹا ہوا ہونا بتایا ہے۔ یہ خود سوچیں کہ یہ کتنا کمزور اور بے وزن دلیل ہے۔ بات یہ ہے کہ جب قادیانیوں کو بتایا جائے گا کہ ہمارے مرزا غلام احمد قادیانی متحدہ ہندوستان کے وقت آنے جانے میں یہی راستہ اختیار کیا کرتے تھے تو آپ ہی بتلایئے مرزا غلام قادیانی کا کون پیروکار ایسا ہوگا جو سفر کی طوالت اور پرمشقت ہونے کے باوجود اپنے نبی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس راستہ کو اختیار نہیں کرے گا؟

۳......سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سکھ انڈیا کے ہوں یا لندن کے۔ کیوں بار بار قادیانیوں کے قادیان اور لندن کے مراکز میں جاجا کر ان قادیانیوں کا شکریہ ادا کر رہے ہیں؟ آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے؟

۴......قادیانیوں نے کرتار پور پہنچ کر اور لندن سے اپنے بیانات کے ذریعے خود کہا کہ: یہی کرتار پور والا راستہ ہی ہم استعمال کریں گے۔ ۵......انڈیا اور پاکستان کی حکومتوں کے درمیان اس کرتار پور راہداری پر جو معاہدہ ہوا۔ اس میں واضح یہ کیوں لکھا گیا کہ یہ راہداری صرف سکھوں کے استعمال کے لئے نہیں۔ بلکہ تمام مذاہب کے لوگ اس راہداری سے آجاسکیں گے؟

یہ وہ تمام حقائق ہیں جن کی بناپر تمام مذہبی، مسلکی، جمہوری اور سیاسی راہنماؤں نے اسے درپردہ قادیانیوں کو سہولت دینے کی سازش قرار دیا۔ ادھر کرتار پور راہداری کھولنے کی ۹ نومبر ۲۰۱۹ء کی تقریب جس میں ہمارے وزیراعظم سمیت کئی وفاقی وزراء اور مقتدر اداروں کے سربراہان براجمان ہوئے۔ انہوں نے اس کو ملکی لیول کی کوئی تقریب باور کرائی۔ انڈیا نے اس کو اہمیت نہ دیتے ہوئے اپنا وزیراعظم تو درکنار کوئی وفاقی سطح کا وزیر بھی اس تقریب میں نہیں بھیجا۔ یہ تو حال ہے ہماری خارجہ پالیسی اور ڈپلومیسی کا۔

دوسرا یہ کہ ہم جن سکھوں کے لئے ۱۴۲ ایکڑ پر مشتمل گردوارہ کو بڑھا کر ۱۸۴۲ ایکڑ پر لے گئے اور دنیا کا سب سے بڑا گردوارہ بنا کر اور اربوں روپے ہم نے اس پر جھونک دیئے۔ وہ سکھ پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کر رہے ہیں کہ ہم پاکستان میں گھس کر مرید کے اور بہاولپور میں کارروائیاں کرائیں گے اور ہم پاکستانی لوگوں کو ان کی فوج کے خلاف کرا کر اپنا بدلہ لیں گے۔ حالانکہ یہ وہی سکھ ہیں کہ پاکستان بناتے وقت ہمارے آباء واجداد کو سب سے زیادہ انہوں نے قتل کیا۔ ہماری ماؤں بہنوں کی عصمت دری انہوں نے کی۔ ہم ان تمام باتوں کو بھلا کر آج دنیا کا سب سے بڑا گردوارہ بنا کر ان کو نواز رہے ہیں۔ دنیا کا مورخ کیا لکھے گا کہ آج کی حکومت اور مقتدر قوتیں اپنے آباء واجداد سے غداری اور ان کے خون کا سودا کر رہی تھیں یا اپنے ماضی سے نابلد اور جاہل تھیں۔

ہماری حکومت نے تو قوم کو یہ باور کرایا تھا کہ ہم سکھوں پر یہ احسان اس لئے کر رہے ہیں کہ وہ کشمیر سمیت پاکستان کے مفادات میں ہمارا ساتھ دیں گے۔ پاکستانی مفادات اور کشمیر میں ساتھ دینے کی بجائے

الٹا دو لاکھ سکھوں کی فوج ہمارے کشمیری بھائیوں، بہنوں اور بیٹیوں کو یرغمال بنا کر ان کو قتل، زخمی اور ان کی عصمت دری کر رہی ہے۔ کیا ہماری حکومت بتا سکتی ہے کہ کسی ایک سکھ نے بھی ہمارے اس احسان کا بدلہ دیتے ہوئے انڈیا کی فوج سے استعفیٰ دیا ہو یا کشمیری بھائیوں کے حق میں کوئی آواز بلند کی ہو۔ اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً ایسا نہیں ہے تو ملکی مفاد کے خلاف اتنا بڑا رسک کیوں لیا گیا؟ حالانکہ سکھ برملا یہ اعلان کر رہے ہیں کہ: ہم انڈیا کے ساتھ ہیں، ہم اس کی فوج کا حصہ ہیں اور ہم انڈیا کے مفادات کو مقدم رکھیں گے۔ آخر ایسا کیوں؟

محسوس یوں ہوتا ہے کہ ہماری حکومت اور مقتدر قوتوں نے مغربی استعمار کی خوشنودی اور حکم کی بجا آوری میں یہ طے کر رکھا ہے کہ اس ملک میں ہم نے دین اسلام کی تو ہر آواز کو مذہبی کارڈ کا نام دے کر اسے دبانا اور خاموش کرانا ہے اور غیر مسلم چاہے وہ سکھ ہوں یا ہندو، بدھ مذہب کے لوگ ہوں یا قادیانی وعیسائی ان کی ہر ایک بات کی تشہیر اور ان کے ہر مذہبی تہوار کو اپنے میڈیا کے ذریعے خوب اجاگر کرنا ہمارا منشور اور ایجنڈا ہے۔ تاکہ مغربی آقاؤں کو پیغام دیا جاسکے کہ دیکھئے! ہم کتنا رواداری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس تقریب میں شریک ہمارے پاکستان کے وزیر خارجہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم گیارہ ارب روپے خرچ کر کے ۴۰۰ مندروں کی تعمیر کریں گے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک! کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ اعلان ایک اسلامی جمہوری ملک کے وزیر خارجہ کا اعلان ہے؟

آخر یہ حکومت دین کے خلاف کیا کرنا چاہتی ہے؟ کیا کوئی ایسا رجل رشید نہیں ہے جو اس حکومت سے پوچھ سکے کہ آپ کی معاشی حالت اس کی اجازت دیتی ہے؟ جس ملک میں ہسپتالوں کے لئے فنڈ نہ ہو، دوائیوں کے لئے رقم نہ ہو، یونیورسٹیوں کے لئے بجٹ نہ ہو تو ایسے ملک میں گردوارہ اور مندروں کی تعمیر میں اربوں کھربوں روپے لگانا چہ معنی دارد؟

ہماری حکومت تو ۴۰۰ مندر بنانے پر تلی ہوئی ہے۔ جب کہ انڈیا اپنے ملک میں مساجد کو توڑ رہا ہے۔ بابری مسجد کی جگہ ان کی سپریم کورٹ مندر بنانے کا فیصلہ دے رہی ہے اور ہماری حکومت ان کی مذمت میں ایک لفظ تک نہیں بول سکی۔

لگتا یوں ہے کہ یہ بین الاقوامی ایجنڈا ہے کہ اسلام، اسلامی اقدار اور اسلامی تہذیب کو اسلامی ممالک سے دیس نکالا دیا جائے۔ اس نے سعودی عرب، عرب امارات اور پاکستان میں حکمرانوں کو اس کام پر لگایا ہوا ہے کہ تم اپنے اپنے ممالک میں ہندوؤں، سکھوں اور بدھ مذہب کے لوگوں کی دلداری اور ان کی خوشنودی کے لئے مندر اور گردوارے بنانے سمیت ہر وہ کام کرو جو دین اسلام اور مسلمانوں کے مذہبی شعائر، ان کی تہذیب اور اقدار کے خلاف ہو۔ جس سے ظاہر ہو سکے کہ واقعی یہ حکومتیں ہماری فرماں بردار اور ہمارے احکامات کو پوری تندہی سے بجا لا رہی ہیں۔ یا أسفی علی الأمراء المسلمین!

متفرق فضائل از مسلم شریف

قسط نمبر:2 — مولانا محمد شاہد ندیم

آپ ﷺ کے معجزات

۱۱...... حضرت ابوہریرہؓ یا حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے (راوی کو شک ہے) کہ جب غزوہ تبوک کا دن تھا تو لوگوں کو سخت بھوک لگی۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ اجازت دیں تو ہم اپنے ان اونٹوں کو جن پر ہم پانی لاتے ہیں، ذبح کر کے کھالیں اور (چربی کا) تیل بنالیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کرلو۔ اتنے میں حضرت عمرؓ تشریف لائے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ ایسا کریں گے تو سواریاں کم ہوجائیں گی۔ بلکہ آپ صحابہ کرامؓ کے بچے ہوئے توشوں کا سامان جمع کروائیں اور اللہ تعالیٰ سے اس میں برکت کی دعاء فرمائیں۔ امید ہے اللہ تعالیٰ برکت ڈال ہی دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بہت اچھا۔ پھر چمڑے کا دسترخوان منگوایا۔ اس کو بچھا دیا۔ پھر لوگوں کے توشوں کو منگوایا۔ لوگ جمع ہوئے۔ کوئی مٹھی بھر جو لایا، کوئی مٹی بھر چھوہارے لے آیا، کوئی روٹی کا ٹکڑا لے آیا۔ حتیٰ کہ دسترخوان پر تھوڑا سا سامان جمع ہوگیا، تو آپ ﷺ نے برکت کی دعاء فرمائی۔ پھر فرمایا: اپنے برتن بھرلو۔ لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھرلئے۔ حتیٰ کہ نہیں چھوڑا انہوں نے لشکر میں کوئی برتن مگر اس کو بھر ہی لیا۔ پھر خود کھانا شروع کیا تو خوب سیر ہوکر کھالیا۔ کھانا پھر بھی بچ گیا (سبحان اللہ) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله“ اور پھر فرمایا جو بندہ ان دونوں شہادتوں پر یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اسے جنت سے ہرگز نہ روکا جائے گا۔ (مسلم شریف ج۱ص۴۲)

۱۲...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزوں (یعنی بغیر سحری افطاری مسلسل روزہ) سے منع فرمایا۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون میری طرح ہے؟ میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (سبحان اللہ) پھر صحابہ (عشق اتباع میں) صوم وصال سے نہ رکے تو آپ ﷺ نے ایک دن صوم وصال فرمایا۔ پھر دوسرے دن بھی اسی طرح۔ پھر چاند نظر آگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاند نظر نہ آتا تو میں زیادہ وصال کرتا۔ مثل سزا دینے والے کے ان کو جس وقت کہ انہوں نے رکنے سے انکار کردیا۔ کالمنکل لهم حین ابوا ان ینتهوا! (مسلم شریف ج۱ص۳۵۲)

۱۳...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی۔ پھر مڑے اور

فرمایا: اے فلاں! تم نے اپنی نماز اچھی طرح ادا کیوں نہیں کی؟ کیا نمازی نہیں دیکھتا جب نماز پڑھتا ہے کہ کیسے اس نے نماز پڑھی۔ حالانکہ وہ اپنے فائدہ کے لئے ہی پڑھتا (تو فائدہ تو اچھا کرے) بے شک اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے کی طرف سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے اپنے آگے کی طرف سے دیکھتا ہوں۔ (سبحان اللہ)

انی واللہ لاصبر من ورائی کما ابصر من بین یدی! (مسلم شریف ج۱ص۱۸۰)

۱۴...... حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا اور اس میں (چند پیش گوئیوں کا) تذکرہ فرمایا کہ تم پچھلے پہر سے لے کر ساری رات تک چلتے رہو گے اور ان شاء اللہ کل صبح پانی پر پہنچو گے۔ تو لوگ چلے اور ان میں سے کوئی کسی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا۔ حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی چلتے رہے۔ حتیٰ کہ اچھی طرح رات چھا گئی اور میں آپ ﷺ کے پہلو میں (چل رہا) تھا تو رسول اللہ ﷺ اونگھنے لگے۔ آپ ﷺ اپنی سواری پر جھکے۔ میں نے آپ ﷺ کو جگائے بغیر سہارا دیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر چلتے رہے یہاں تک کہ رات بہت زیادہ ہوگئی تو آپ ﷺ پھر اپنی سواری پر سے جھکے تو میں نے آپ ﷺ کو جگائے بغیر سہارا دیا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر سیدھے ہوگئے۔ وہ فرماتے ہیں پھر چلے یہاں تک کہ جب سحری کا آخری وقت ہوا تو آپ ﷺ جھکے اور یہ جھکنا پہلی دو مرتبوں سے زیادہ تھا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ گرنے کے قریب ہوگئے۔ پھر میں آیا اور آپ ﷺ کو سہارا دیا۔ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا: ابوقتادہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم کب سے میرے ساتھ اس طرح چل رہے ہو۔ میں نے عرض کیا میں رات گئے سے اسی طرح آپ کے ساتھ چل رہا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”حفظک اللہ بما حفظت بہ نبیہ“ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے جس طرح کہ تو نے اللہ کے نبی کی حفاظت کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو دیکھ رہا ہے کہ ہم چھپ گئے ہیں لوگوں پر (سفر میں آگے پیچھے ہو جاتے تھے) پھر فرمایا کیا تو کسی کو دیکھ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ ایک سوار ہے، پھر میں نے عرض کیا یہ دوسرا سوار ہے۔ حتیٰ کہ ہم سات سوار جمع ہوگئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ راستے سے ایک طرف ہوگئے۔ اپنا سر مبارک رکھا پھر فرمایا تم ہماری نمازوں کا خیال رکھنا تو رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے بیدار ہوئے اور دھوپ آپ ﷺ کی پشت مبارک پر تھی۔ وہ فرماتے ہیں ہم اٹھ کر گھبرا گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا سوار ہو جاؤ۔ بس ہم سوار ہوئے۔ پھر ہم چلے یہاں تک جب سورج بلند ہوگیا۔ آپ ﷺ اترے۔ پھر آپ ﷺ نے لوٹا منگوایا جو کہ میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا تو آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا۔ دوسرے وضوؤں سے کم (یعنی ہلکا لیکن کامل) وہ فرماتے ہیں کچھ پانی باقی بچا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوقتادہؓ سے فرمایا: یہ لوٹا سنبھال کر رکھنا۔ عنقریب اس کے لئے خبر (معجزہ) ہوگی۔ پھر حضرت بلالؓ نے نماز کے لئے اذان دی۔ پھر آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ (سنت) پھر آپ ﷺ نے صبح کی نماز اس طرح پڑھی جس طرح روزانہ پڑھتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے ہم بھی سوار

ہوئے۔ ہمارے بعض بعض سے کھسر پھسر کرنے لگے کہ ہماری اس کوتاہی کا کفارہ کیا ہوگا جو ہم نے نماز میں کی۔ (کہ ہم بیدار نہیں ہوئے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے لئے میرا اندر نمونہ نہیں؟ پھر فرمایا سونے میں کوتاہی نہیں، کوتاہی اس میں ہے ایک نماز پڑھے بغیر دوسری نماز کا وقت آ جائے۔ جس سے اس طرح ہو جائے تو جب بھی جاگے تو نماز پڑھ لے۔ جب اگلا دن آ جائے تو وہ نماز اس کے وقت پر پڑھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا سمجھتے ہو لوگ ہمارے متعلق کیا سوچ رہے ہوں گے۔ کیا کر رہے ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا: جب لوگوں نے صبح کی تو اپنے نبی کو نہ پایا تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا: آپ ﷺ کی شان سے یہ بات بعید ہے کہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں (یعنی رسول اللہ ﷺ پیچھے ہیں آگے نہیں گئے) اور بعض لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ آگے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ لوگ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی بات مان لیتے تو ہدایت پا لیتے۔ وہ فرماتے پھر ہم لوگوں کی طرف اس وقت پہنچے جس وقت دن چڑھ چکا تھا اور ہر چیز گرم ہوگئی اور وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم تو پیاس سے مر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہلاک نہیں ہوئے۔ پھر فرمایا: میرا چھوٹا پیالہ کھول کر میرے پاس لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے پانی والا لوٹا منگوایا پانی پلٹنے لگے۔ (پیالہ میں) اور حضرت ابوقتادہؓ لوگوں کو پانی پلانے لگے تو جب لوگوں نے دیکھا کہ صرف لوٹے میں پانی ہے تو جلدی سے جمع ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اخلاق اچھے کرو عنقریب سب سیر ہو جاؤ گے۔ (سبحان اللہ) تو لوگ اطمینان سے آنے لگے تو رسول اللہ ﷺ پانی انڈیلتے رہے اور میں ان لوگوں کو پلاتا رہا۔ یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی بھی باقی نہ رہا۔ وہ فرماتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی ڈالا اور مجھ سے فرمایا: پیو! تو میں نے عرض کیا: ”لا اشرب حتی تشرب“ میں تب پیوں گا جب پہلے آپ پئیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ساقی القوم اخرھم شربا“ قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔ تو پھر میں نے پیا اور رسول اللہ ﷺ نے پیا۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگ پانی پر پہنچے سیراب ہو کر۔ راوی کہتے ہیں کہ میں جامع مسجد میں اس حدیث کو بیان کر رہا تھا۔ اچانک عمران بن حصینؓ کہنے لگے: خیال کرنا اے نوجوان! کیا بیان کر رہے ہو۔ کیونکہ اس رات میں بھی ایک سوار تھا۔ میں نے کہا آپ تو حدیث کو زیادہ جانتے ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا: تو کس قبیلہ سے ہے؟ میں نے کہا: انصار سے۔ انہوں نے کہا بیان کرتے رہو۔ کیونکہ تم تو اپنی حدیثوں کو اچھی طرح جانتے ہو۔ (کیونکہ انصار کی فضیلت آئی ہے) پھر میں نے قوم سے حدیث بیان کی۔ عمران کہنے لگے کہ اس رات میں بھی موجود تھا۔ مگر مجھے نہیں معلوم کہ جس طرح تمہیں یاد ہے کسی اور کو بھی یاد ہوگا۔ (مسلم شریف ج۱ ص۲۳۹،۲۴۰)

نوٹ: امام نووی ؒ فرماتے ہیں: اس حدیث مبارکہ میں پانچ معجزات ظاہر ہوئے۔ (۱) کل تم پانی پر پہنچو گے۔ (۲) لوٹے والے پانی میں برکت ہوگی۔ (۳) کم پانی کا زیادہ ہو جانا۔ (۴) سب سیر ہو جاؤ گے۔ (۵) حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور لوگوں کا مکالمہ پہلے بتایا۔ جاری ہے!!!

مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کی دعا

سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو کہے: ’’اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ‘‘ ﴿اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔﴾

اور جب مسجد سے نکلے تو کہے: ’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ‘‘ ﴿اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔﴾

نیز جب مسجد میں داخل ہوں تو دایاں پاؤں پہلے مسجد میں رکھیں اور مندرجہ بالا دعا پڑھیں اور جب مسجد سے نکلیں تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں اور مندرجہ بالا دعا پڑھیں۔

جب انسان گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے

جب انسان گھر میں داخل ہوتا ہے، کھانا کھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان اپنے پیروکاروں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہارے لئے کھانا اور شب باشی کا انتظام نہیں (لہٰذا شیطان وہ گھر چھوڑ دیتا ہے۔) اور جب کوئی گھر میں داخل ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان اپنے پیروکاروں کو کہتا ہے کہ یہاں تمہارے لئے کھانا اور شب باشی کی جگہ ہے۔ (لہٰذا شیطان اسی گھر میں اپنی جگہ بنالیتا ہے۔)

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رحمت عالم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے ایسی دعا سکھلایئے جو میں اپنی نماز میں اور گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھوں۔ فرمایا: ’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ‘‘ ﴿اے اللہ میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے اور آپ کے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا اور اپنی مغفرت سے بخش دیں اور مجھ پر رحم فرمائیں۔ بیشک آپ بخشنے والے بے حد مہربان ہیں۔﴾

اپنے ساتھ نیکی کرنے والے کو کیا دعا دے

حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کے ساتھ نیکی کی جائے تو نیکی کرنے والے کو کہے: ’’جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا‘‘ ﴿اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائیں۔﴾ تو ’’فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ‘‘ ﴿اس نے نیکی کرنے والے کی اچھی تعریف کی۔﴾ (نبوی لیل ونہار)

امانت و دیانت

پہلا حصہ

حافظ خلیل الرحمٰن راشدی

امانت کا مطلب

امانت ''امن'' سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی نفس کے مطمئن اور بے خوف ہو جانے کے ہیں۔ گویا کہ امانت رکھنے والا مطمئن ہو جاتا ہے کہ اس کی امانت میں خیانت نہیں ہوگی۔ امانت کا اطلاق عام طور پر ہر اس چیز پر ہوتا ہے جو کسی کے پاس رکھی جائے اور پھر مطالبہ پر جوں کی توں واپس کی جائے۔ لیکن اس کا جامع اور وسیع مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے کاروبار میں ایماندار ہو اور جس کا جس کسی پر جتنا حق ہو، اس کی پوری دیانت داری سے رتی رتی ادا کرے۔ اسی کو عربی میں امانت کہتے ہیں۔

امانت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جن احکام شرعیہ کا مکلف ٹھہرایا ہے۔ ان احکام کی تکلیف، ذمہ داری اور ادائیگی کو جس لفظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ ''وہ امانت ہے'' ارشاد ربانی ہے: ''اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (الاحزاب: ۷۲)'' ﴿ہم نے (اپنی) امانت آسمانوں پر اور زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کی تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈرے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بلاشبہ وہ ظالم اور نادان ہے۔﴾

اس سے ظاہر ہوا کہ یہ پوری شریعت ایک خدائی امانت ہے جو ہم انسانوں کے سپرد ہوئی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے مطابق اپنے مالک کا پورا پورا حق ادا کریں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو خائن ٹھہریں گے۔

مسلم حکام کو عادلانہ فیصلوں کا حکم

''اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا (النساء: ۵۸)'' ﴿بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ تمہیں نہایت اچھی نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔﴾

آیت کا شان نزول

اس آیت کریمہ کا شان نزول ایک خاص واقعہ ہے کہ کعبہ کی خدمت اسلام سے پہلے بھی بڑی عزت کی جاتی تھی اور جو لوگ بیت اللہ کی کسی خاص خدمت کے لئے منتخب ہوتے تھے، وہ پوری قوم میں معزز اور ممتاز مانے جاتے تھے۔ اسی لئے بیت اللہ کی مختلف خدمتیں مختلف لوگوں میں تقسیم کی جاتی تھیں۔ زمانہ جاہلیت سے ایام حج میں حجاج کرام کو زمزم کا پانی پلانے کی خدمت آنحضرت ﷺ کے چچا محترم حضرت عباسؓ کے سپرد تھی۔ جس کو ''سقایہ'' کہا جاتا تھا۔ اسی طرح اور بعض خدمتیں آنحضرت ﷺ کے دوسرے چچا ابوطالب کے سپرد تھیں۔ اسی طرح بیت اللہ کی کنجی رکھنا اور ایام حج میں کھولنا اور بند کرنا عثمان بن طلحہؓ سے متعلق تھا۔ عثمان بن طلحہؓ کا اپنا بیان ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ہم پیر اور جمعرات کے روز بیت اللہ کو کھولا کرتے تھے اور لوگ اس میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کرتے تھے۔ ہجرت سے ایک روز پہلے رسول اکرم ﷺ اپنے کچھ صحابہ کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہونے کے لئے تشریف لائے۔ (اس وقت تک عثمان بن طلحہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) انہوں نے آنحضرت ﷺ کو اندر جانے سے روکا اور انتہائی ترشی دکھائی۔ آپ ﷺ نے بڑی بردباری کے ساتھ اس کے سخت کلمات کو برداشت کیا۔ پھر فرمایا: اے عثمان! شاید تم ایک روز یہ بیت اللہ کی کنجی میرے ہاتھ میں دیکھو گے۔ جب کہ مجھے اختیار ہوگا کہ جس کو چاہوں سپرد کروں۔ عثمان بن طلحہ نے کہا کہ اگر ایسا ہوگیا تو قریش ہلاک اور ذلیل ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس وقت قریش آباد اور عزت والے ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ یہ کہتے ہوئے بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد جب میں نے اپنے دل کو ٹٹولا تو مجھے یقین سا ہوگیا کہ آپ (ﷺ) نے جو کچھ فرمایا وہ ہو کر رہے گا۔

میں نے اسی وقت مسلمان ہونے کا ارادہ کر لیا لیکن میں نے اپنی قوم کے تیور بدلے ہوئے پائے۔ وہ سب کے سب مجھے سخت ملامت کرنے لگے۔ اس لئے میں اپنے ارادہ کو پورا نہ کر سکا۔ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر بیت اللہ کی کنجی طلب فرمائی۔ میں نے پیش کر دی۔ بعض روایات میں ہے کہ عثمان بن طلحہ کنجی لے کر بیت اللہ کے اوپر چڑھ گئے تھے۔ حضرت علیؓ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور زبردستی کنجی ان کے ہاتھ سے لے کر آنحضرت ﷺ کو دی تھی۔ بیت اللہ میں داخلہ اور وہاں نماز پڑھنے کے بعد جب آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے تو پھر مجھ کو کنجی واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ لو! اب یہ کنجی ہمیشہ تمہارے ہی خاندان کے پاس تاقیامت رہے گی۔ جو شخص تم سے یہ کنجی لے گا وہ ظالم ہوگا۔ مقصد یہ تھا کہ کسی دوسرے شخص کو اس کا حق نہیں کہ تم سے یہ کنجی لے لے۔ اس کے ساتھ یہ ہدایت کی کہ بیت اللہ کی اس خدمت کے صلہ میں جو مال مل جائے اس کو شرعی قاعدہ کے موافق استعمال کرو۔

عثمان بن طلحہؓ کہتے ہیں کہ جب میں کنجی لے کر خوشی خوشی چلنے لگا تو آپ ﷺ نے پھر مجھے آواز دی اور فرمایا: کیوں عثمان! جو بات میں نے کہی تھی وہ پوری ہوئی یا نہیں؟ اب مجھے وہ بات یاد آ گئی جو آنحضرت ﷺ نے ہجرت سے پہلے فرمائی تھی کہ ایک روز تم یہ کنجی میرے ہاتھ میں دیکھو گے۔ میں نے عرض کیا کہ بے شک آپ ﷺ کا ارشاد پورا ہوا اور اسی وقت میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔

مظہری بروایت ابن سعد، حضرت فاروق اعظم عمر ابن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ اس روز جب آنحضرت ﷺ بیت اللہ سے باہر تشریف لائے تو یہ آیت آپ کی زبان پر تھی۔ ''اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا'' اس سے پہلے میں نے یہ آیت کبھی آپ ﷺ کی زبان سے نہ سنی تھی۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ آیت اس وقت جوف خانہ کعبہ میں نازل ہوئی تھی۔ اسی آیت کی تعمیل میں آنحضرت ﷺ نے دوبارہ عثمان بن طلحہ کو بلا کر کنجی ان کے سپرد کی۔ کیونکہ عثمان بن طلحہ نے جب یہ کنجی آنحضرت ﷺ کو دی تھی تو یہ کہہ کر دی تھی کہ میں یہ امانت آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ اگرچہ ضابطہ کی رو سے اس کا کہنا صحیح نہ تھا بلکہ رسول اللہ ﷺ کو ہر طرح کا اختیار تھا کہ جو چاہیں کریں۔ لیکن قرآن کریم نے صورت امانت کی رعایت فرمائی اور آنحضرت ﷺ کو اس کی رعایت فرمائی اور آنحضرت ﷺ کو اس کی ہدایت فرمائی کہ کنجی عثمان بن طلحہ ہی کو واپس فرمادیں۔ حالانکہ اس وقت حضرت عباسؓ، حضرت علیؓ نے بھی آنحضرت ﷺ سے یہ درخواست کی تھی کہ جس طرح بیت اللہ کی خدمت سقایہ ہمارے پاس ہے۔ یہ کنجی بھی خدمت کے لئے ہمیں عطاء فرمادیجئے۔ مگر آیت مذکورہ کی ہدایت کے موافق آنحضرت ﷺ نے ان کی درخواست رد کر کے کنجی عثمان بن طلحہ کو واپس فرمائی۔ (تفسیر مظہری)

یہاں تک آیت کے شان نزول پر کلام تھا اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ آیت کا شان نزول ایک خاص واقعہ ہوتا ہے۔ لیکن حکم عام ہوتا ہے۔ جس کی پابندی پوری امت کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اب اس کے معنی اور مطلب سنئے۔ ارشاد ہے کہ: ''اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا'' یعنی اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقین کو پہنچایا کرو۔ اس حکم کا مخاطب ایک عام مسلمان بھی ہوسکتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ خاص حکام اور امراء مخاطب ہوں اور زیادہ ظاہر یہ ہی ہے کہ ہر وہ شخص مخاطب ہے جو کسی امانت کا امین ہے۔ اس میں عوام بھی داخل ہیں اور حکام بھی۔ حاصل ارشاد کا یہ ہے کہ جس کے ہاتھ میں کوئی امانت ہے تو امانت اس کے اہل اور مستحق کو پہنچادے۔ رسول اللہ ﷺ نے ادائیگی امانت کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔

امین فرشتہ

خدا کا فرشتہ جو خدا کا پیام لے کر اس کے خاص بندوں پر اترتا تھا۔ امانت سے متصف ہوتا تھا تاکہ بندوں کے لئے جو حکم خدا کی جانب سے آئے وہ کمی بیشی کے بغیر خدا کا اصلی حکم سمجھا جائے۔ اسی لئے قرآن

میں اس فرشتہ کا نام ’’الامین‘‘ رکھا گیا ہے۔ ’’نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ (الشعراء:۱۹۳)‘‘ ﴿اس پیغام کو لے کر امانت والی روح اتری۔﴾

’’مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ (التکویر:۲۱)‘‘ ﴿اس کا کہا مانا جاتا ہے وہاں امانت والا ہے۔﴾

اکثر پیغمبروں کی صفت میں بھی یہ لفظ قرآن میں آیا ہے کہ انہوں نے اپنی اپنی امت سے یہ کہا: ’’اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ (الشعراء:۱۷۸)‘‘ ﴿میں تمہارے لئے امانت دار قاصد ہوں۔﴾

یعنی خدا سے جو پیغام مجھے ملا ہے وہ بے کم وکاست تم کو پہنچاتا ہوں۔ اس میں اپنی طرف سے ملاوٹ کچھ نہیں ہے۔ ہمارے رسول اکرم ﷺ کو نبوت سے پہلے مکہ والوں کی طرف سے ’’امین‘‘ کا خطاب ملا تھا۔ کیونکہ آپ اپنے کاروبار میں دیانتدار تھے اور جو لوگ جو کچھ آپ کے پاس رکھواتے تھے وہ آپ ﷺ جوں کا توں ان کو واپس کرتے تھے۔ نیک عمل مسلمان کی صفت یہ بتائی گئی: ’’وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ‘‘ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے قول وقرار کی پاسبانی کرتے ہیں۔

امین کو اللہ سے ڈرنا چاہئے

’’فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ (البقرۃ:۲۸۳)‘‘ ﴿تو جو امین بنایا گیا اس کو چاہئے کہ اپنی امانت ادا کردے اور چاہئے کہ اپنے پروردگار اللہ سے ڈرے۔﴾

یعنی لے کر مکر نہ جائے یا دینے میں حیلے بہانے نہ کرے یا اس میں بلا اجازت کوئی تصرف نہ کرے یا کسی نے ہم پر بھروسہ کر کے ہم سے کوئی بات کہی تو ہم اس کے اس بھروسہ سے غلط فائدہ اٹھا کر اس کے خلاف کوئی حرکت نہ کر بیٹھیں کہ انہی چیزوں کا نام خیانت ہے۔ جس کی ممانعت اسلام نے برملا کی ہے۔

اللہ و رسول سے خیانت نہ کرو

اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر خیانت جیسے بدترین جرم سے منع کرتے ہوئے فرمایا: ’’یٰاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (انفال:۲۷)‘‘ ﴿اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اس حال میں کہ تم جانتے ہو۔﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے خیانت کا کیا مطلب ہے؟ اس کی تفسیر میں ترجمان القرآن حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ’’فرائض کو چھوڑ کر اللہ کے ساتھ خیانت نہ کرو اور سنت کو ترک کر کے اس کے رسول سے خیانت نہ کرو۔‘‘ (تفسیر مظہری) اس کی توضیح وتفسیر میں حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں: ’’خوب جان لو! اللہ کا دین امانت ہے۔ اس کے فرائض کی بجاآوری اور حدود کی پابندی کا تمہیں امین بنایا گیا ہے۔ پس امانت میں خیانت کا ارتکاب نہ کرو۔‘‘ جاری ہے!!!

افواہ سازی اور اس کے نقصانات

مولانا محمد عثمان

’’یاایھا الذین امنوا ان جاء کم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم ندمین ‘‘ ﴿اے ایمان والو! اگر آئے تمہارے پاس کوئی فاسق آدمی خبر لے کر تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کرلو ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو تکلیف پہنچاؤ پھر اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔﴾

اس آیت مبارکہ کے شان نزول کے متعلق حضرات مفسرین فرماتے ہیں کہ: ایک صحابی جن کا نام حضرت حارث بن ضرار خزاعیؓ ہے، جو ام المؤمنین حضرت جویریہؓ کے والد گرامی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی جو میں نے منظور کرلی اور مسلمان ہوگیا۔ پھر آپ نے زکوٰۃ کی فرضیت سنائی، میں نے اس کا بھی اقرار کرلیا اور کہا کہ میں واپس اپنی قوم کی طرف جاتا ہوں اور میں ان کو ایمان اور زکوٰۃ کی دعوت دیتا ہوں، اور جو ایمان لائیں اور زکوٰۃ ادا کریں تو میں ان کی زکوٰۃ جمع کرتا ہوں۔ آپ فلاں دن اپنے قاصد کو بھیج دیں۔ وہ وصول کرلیں۔ چنانچہ حضرت حارث بن ضرارؓ واپس اپنی قوم کی طرف لوٹے اور اسلام اور زکوٰۃ کی دعوت دی اور زکوٰۃ وصول کی تو مقررہ دن کے مطابق آپ ﷺ نے ادھر سے قاصد کو روانہ فرمایا۔ قاصد راستے سے کسی وجہ سے ڈر کر واپس لوٹ آیا اور کہا کہ حضرت حارثؓ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا ہے اور مجھے قتل کرنے کی دھمکی دی ہے۔

چنانچہ آپ ﷺ بہت سخت ناراض ہوئے اور کچھ آدمیوں کو حضرت حارثؓ کی تنبیہ کے لئے روانہ فرمایا۔ ادھر حضرت حارثؓ مقررہ وقت پر قاصد نہ آنے پر خود چل پڑے۔ راستے میں ہی اس لشکر نے حضرت حارثؓ کو گھیر لیا تو حضرت حارثؓ نے پوچھا آخر کیا بات ہے؟ تم کہاں اور کس کے پاس جارہے ہو؟ انہوں نے کہا ہم تیری طرف بھیجے گئے ہیں۔ پوچھا کیوں؟ اس لئے کہ آپ نے قاصد کو زکوٰۃ نہ دی اور انہیں قتل کرنا چاہا۔ حضرت حارثؓ نے عرض کی: قسم ہے اس خدا کی جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ نہ میں نے اسے دیکھا اور نہ وہ میرے پاس آیا۔ چلو میں خود حضور ﷺ کے پاس حاضر ہو رہا ہوں۔

چنانچہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تو نے قاصد کو زکوٰۃ دینے سے انکار کیا اور قتل کرنے کی دھمکی بھی دی، تو حضرت حارثؓ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا۔ نہ تو میں نے اسے دیکھا اور نہ وہ میرے پاس آیا تو اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب بھی تمہیں کوئی بات کہے اور خبر سنائے تو تم اس کی اچھی طرح

تحقیق کرلو کہیں جلد بازی میں کوئی غلط فیصلہ نہ کر بیٹھو کہ بعد میں اپنے کئے پر کوئی پچھتاوا ہو۔ چنانچہ یہ قاعدہ کلیہ قیامت تک آنے والی امت مسلمہ کے تمام افراد کے لئے ہے۔

چونکہ آج فتنہ وفساد کا دور ہے ہر آدمی دوسرے کے ساتھ بغض وعداوت میں انتہاء کو پہنچا ہوا ہے۔ ہر ایک دوسرے کا دشمن بنا ہوا ہے۔ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی فرماتے ہیں کہ اس کو آج کل افواہ سازی کہا جاتا ہے۔ یعنی جس نے جو افواہ پھیلائی اس پر بغیر کسی تحقیق کے یقین کر کے بیٹھ جانا۔ افسوس صد افسوس کہ آج کل ہمارے معاشرے میں یہ برائی اس طرح پھیل گئی ہے کہ الامان والحفیظ! کسی بات کو آگے نقل کرنے میں، بیان کرنے میں احتیاط اور تحقیق کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا۔ بس کوئی اڑتی بات کان میں پڑی تو فوراً اس کو آگے چلتا کر دیا۔ خاص طور پر کسی سے مخالفت ہو، کسی سے دشمنی ہو تو اس پر یقین کر کے بغیر تحقیق کئے اس کو لوگوں کے اندر پھیلانا شروع کر دیں گے۔ بہرحال کسی بھی شخص کے بارے میں کوئی بات بغیر تحقیق کے کہہ دینا یہ اتنی بڑی بیماری ہے جس سے پورے معاشرے میں بگاڑ اور فساد پھیلا ہوا ہے۔ دشمنیاں جنم لے رہی ہیں۔ عداوتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس لئے قرآن مجید کہہ رہا ہے کہ جب بھی تمہیں کوئی خبر ملے تو پہلے اس کی تحقیق کرلو۔

چنانچہ صحیح مسلم شریف کے مقدمہ میں ایک حدیث شریف میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

’’کفیٰ بالمرء ان یحدث بکل ماسمع (مقدمہ صحیح مسلم ص۸) ‘‘ ﴿انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ جو بات سنے اس کو آگے بیان کرنا شروع کر دے۔﴾

مختلف مواقع پر منافقین مختلف قسم کی افواہیں پھیلاتے رہتے تھے۔ مسلمان سادہ لوحی میں ان کی باتوں کو سچ سمجھ کر اس بات کے رد عمل میں کارروائی شروع کر دیتے تھے۔ اس پر اللہ پاک نے قرآن مجید کی یہ آیت نازل فرمائی: ’’واذا جاء ھم امر من الامن اوالخوف اذا عوابہ...... الخ‘‘ ﴿اور جب آئی کوئی خبر ان کے پاس امن کی یا خوف کی تو انہوں نے اسے مشہور کرنا شروع کر دیا۔ اگر یہ لوگ اسے رسول ﷺ کے اور اپنے میں ایسی باتوں کی تہہ تک پہنچنے والوں کے حوالے کر دیتے تو وہ اس کی حقیقت معلوم کر لیتے جو تحقیق کا مادہ رکھتے ہیں۔﴾

یعنی بات کی خوب تحقیق کریں اور تحقیق کے بعد فیصلہ کریں کہ معاملہ کیا ہے۔ یہ ایک عظیم ہدایت ہے جو قرآن نے ہمیں عطاء فرمائی ہے۔

معاشرے میں اس ہدایت کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ اس کے نتیجے میں فتنے پھیلے ہوئے ہیں، لڑائیاں ہیں، جھگڑے ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی ہے۔ اگر انسان غور کرے تو پتہ چلے گا کہ اس کی اصل وجہ اکثر و بیشتر غلط فہمی ہوگی۔ جس کی وجہ سے ہر دوسرے آدمی کے دل میں کینہ، بغض، انا، دشمنی جنم لے رہی ہے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے پاس جاتا۔ اس سے

پوچھتا کہ میں نے یہ بات آپ کے حوالہ سے سنی ہے۔ آپ نے میرے متعلق یہ بات کہی ہے۔ کیا یہ بات صحیح ہے یا غلط۔ جو بات سچ ہوگی وہ کھل کر سامنے آجائے گی۔ بات ہی ختم ہوجائے گی۔ آج کل کے حالات ایسے ہیں کہ لوگ ایک کی بات دوسرے تک پہنچانے میں بالکل احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ لوگوں میں بات نقل کرنے میں احتیاط ختم ہوچکی ہے۔ جب کہ مسلمانوں کا کام یہ ہے کہ جو الفاظ اس کی زبان سے نکلے وہ الفاظ ترازو میں تلے ہوئے ہونے چاہئیں۔ نقل کرنے میں نہ ایک لفظ زیادہ ہو اور نہ ایک لفظ کم ہو۔ خاص طور پر جب آپ نے آپس کی کوئی بات نقل کرنی ہو، کیونکہ اگر آپ کوئی بات اپنی طرف سے بڑھا کر کریں گے تو اس پر بہتان ہوگا۔ اگر کم کریں گے تو وہ خیانت ہوگی۔ جس میں دوہرا گناہ ہے۔

ایک محدث کی بات نقل کرنے میں احتیاط کے بارے میں آتا ہے کہ وہ حدیث بیان کررہے تھے کہ حدثنا فلان کے بجائے ثنا فلان بیان کررہے تھے تو لوگوں نے کہا کہ حضرت یہ ثنا فلان کا کوئی مطلب اور معنی نہیں ہے۔ آپ حدثنا فلان کیوں نہیں کہتے؟ تو اس پر اس محدث نے جواب دیا کہ میں جب استاد کے درس میں پہنچا تو اس وقت میں نے استاد کی زبان سے ثنا فلان کا لفظ سنا تھا۔ شروع کا لفظ حد میں نہیں سن سکا تھا۔ اس لئے میں ثنا فلان کے الفاظ سے حدیث سنا رہا ہوں۔ حالانکہ یہ بات بالکل یقینی تھی کہ استاد نے حدثنا فلان ہی کہا ہوگا۔ صرف ثنا فلان نہیں کہا ہوگا۔ لیکن چونکہ اس محدث نے اپنے استاد سے ثنا فلان سنا تھا۔ حد کا لفظ نہیں سنا تھا۔ اس لئے جب روایت کرتے تو حدثنا نہیں کہتے۔ بلکہ ثنا فلان کہتے۔ تاکہ جھوٹ نہ ہوجائے۔ بس جتنا سنا اتنا ہی آگے بیان کیا۔ اس احتیاط کے ساتھ کہ حضرات محدثین نے حضور اقدس ﷺ کی یہ احادیث ہم تک پہنچائی ہیں۔ اللہ کریم ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین!

اللہ کا بندوں پر حق اور بندوں کا اللہ پر حق

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن سرور دوعالم ﷺ کے ساتھ سوار ہوا۔ میرے اور آپ ﷺ کے درمیان سوائے کجاوہ کے پچھلے حصہ کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ تو سرور دوعالم ﷺ نے فرمایا: معاذ! میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ ﷺ! اے اللہ کے رسول میں آپ کی خدمت میں بار بار حاضر۔ فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں کے ذمہ اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم۔ فرمایا: بندوں کے ذمہ یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یارسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ جب بندے اس پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ کا ان کے ذمہ کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم۔ فرمایا: ”حقهم عليه ان لا يعذبهم“ کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دے۔ (نبوی لیل ونہار)

آزادی مارچ ...... تحریک آزادی کا تسلسل

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

برصغیر پر جب انگریز نے تسلط جمالیا تو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے ہندوستان کو انگریزوں سے آزاد کرانے کے لئے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ آپ کے مرید سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ نے اس فتوے کی روشنی میں علم جہاد بلند کیا اور بالاکوٹ کے مقام پر دونوں نے شہادت پائی۔ اس کے بعد ۱۸۵۷ء میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حافظ ضامن شہیدؒ نے استخلاص وطن کے لئے انگریز کے خلاف جہاد کیا۔ اس کے بعد شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ اور ان کے رفقائے کار نے تحریک ریشمی رومال چلائی۔ جس کے نتیجے میں ہندوستان، پاکستان کے علاوہ مشرق وسطیٰ کے کئی اور ممالک کو بھی آزادی میسر آئی۔ تمام باشعور لوگ جانتے ہیں کہ پاکستان دوقومی نظریہ کے تحت وجود میں آیا اور پاکستان کی بنیاد مبینہ اسلامی نظریہ پر رکھی گئی۔ بانیان پاکستان نے اسی نظریہ کے تحت تحریک پاکستان چلائی۔ لیکن ۷۲ سال گزرنے کے باوجود عملاً اسلام کو یہاں نافذ نہیں کیا گیا۔ بلکہ ملک چلانے والوں نے بڑی عیاری و مکاری اور دسیسہ کاری سے اس ملک کو سیکولر اور لادین ریاست باور کرانے کی راہیں اور جہتیں ڈھونڈنے اور تلاش کرنے میں اپنی صلاحیتیں اور توانائیاں صرف کرتے رہے۔ جس کے نتیجے میں نہ ہمارے ملک میں اسلامی نظام نافذ ہوا اور نہ ہی قوم کو صحیح معنی میں آزادی کا کوئی ثمرہ ملا۔ بلکہ اب ہمارا ملک صرف اس کام کے لئے رہ گیا ہے کہ باہر سے کوئی حکم آئے اور ہمارے حکمران و مقتدر قوتیں اسے پاکستانی قوم پر نافذ کردیں اور بیرونی قوتوں کے اشاروں اور ان کے مہروں کے ذریعہ یہاں حکومتیں بننے لگیں اور عہدے ملنے لگے۔ اس لحاظ سے پورا ملک اور پوری قوم استعمار کے ہاتھوں یرغمال نظر آنے لگی اور آزادی کے ثمرات کو ترسنے لگی۔

جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ ۲۵ جولائی ۲۰۱۸ء کو پاکستان میں پورے ملک میں فوج کی نگرانی میں بظاہر قومی وصوبائی الیکشن ہوئے۔ متحدہ اپوزیشن نے متفقہ طور پر انتخابات کو دھاندلی زدہ قرار دیا۔ جس کی وجہ سے جمعیت علمائے اسلام نے متحدہ اپوزیشن کو رائے دی کہ قومی اور صوبائی اسمبلی میں حلف نہ اٹھائے جائیں۔ بلکہ مقتدر قوتوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ دوبارہ صاف شفاف الیکشن کرائیں۔ لیکن دوسری سیاسی جماعتوں کے کہنے پر ان کو اپنا موقف واپس لینا پڑا۔ لیکن جمعیت اپوزیشن کا یہ بیانیہ لے کر کہ انتخابات میں سخت ترین دھاندلی ہوئی ہے عوام میں چلی گئی۔ ادھر انتخابات کے نتیجے میں بننے والی حکومت نے کئی ایسے اقدامات کئے کہ

جن سے واضح لگتا تھا کہ یہ اقدامات آئین پاکستان کی خلاف ورزی، ملکی وحدت وسالمیت اور پاکستان کی آزادی وخودمختاری کے منافی ہیں۔ مثلاً: اس حکومت کے آتے ہی قادیانیوں کا پورے ملک میں فعال ہونا اور میاں عاطف قادیانی اور اس کی قادیانی ٹیم کو اقتصادی کونسل کا رکن بنانے کی کوشش کرنا، آسیہ ملعونہ جس کو دو عدالتوں نے حضور اکرم ﷺ کی توہین وگستاخی کی بنا پر ملکی قانون کے تحت سزائے موت سنائی تھی۔ سپریم کورٹ سے اس کو آزاد کرا کر باعزت طور پر باہر بھجوانا اور امریکہ میں جاکر جناب وزیراعظم کا یہ کہنا کہ باوجود مذہبی طبقہ کی مخالفت کے میں نے آسیہ کو رہائی دلوائی۔ قومی اسمبلی میں تحریک انصاف کی ایک رکن قومی اسمبلی کا برملا اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات کرنا۔ اسرائیل کے طیارہ کا کسی خفیہ مشن پر اسلام آباد آنا اور دس گھنٹے تک یہاں رکا رہنا۔ تحریک انصاف کی حکومت کا سینیٹ میں یہ قانون لانا کہ حضور اکرم ﷺ کی توہین کے مدعی کا اپنے دعوے کو ثابت کرنا ضروری ہوگا۔ اگر ثابت نہ کر سکا تو اس کو سزائے موت ہوگی۔ ایران میں جاکر وزیراعظم کا یہ کہنا کہ پاکستانی زمین ایران میں دہشت گردی کے لئے استعمال ہورہی ہے۔ امریکہ میں جاکر یہ کہنا کہ اسامہ بن لادن کے ٹھکانے کی اطلاع ہماری ایجنسی کے ایک ادارے نے دی اور یہ کہنا کہ القاعدہ کو ٹریننگ بھی ہماری ایجنسیوں نے دی۔ انسداد تجاوزات (اینٹی اینکروچمنٹ) کے نام پر لوگوں کے گھروں اور دکانوں کو توڑنا، لاکھوں لوگوں کو نوکریوں سے بے دخل کرنا، گیس، بجلی، پیٹرول کو مہنگا کرنا، روپے کی قدر میں کمی اور ڈالر کو اونچی اڑان دینا۔ ہر ملک میں جاکر یہ کہنا کہ ہمارے ملک میں کرپشن ہے، ہمارے ادارے اور حکمران کرپٹ رہے ہیں، جس کی وجہ سے بیرونی سرمایہ کاری کا رکنا۔ کے پی کے حکومت کے محکمہ تعلیم کا دینیات سے حضور اکرم ﷺ کے عقیدہ ختم نبوت کے متعلق مضامین کو تبدیل کرنا۔ اسکول وکالج کی لڑکیوں کے لئے پردہ اور حجاب پر والدین کے اصرار کے باوجود پابندی لگانا۔ قادیانیوں کے سربراہ مرزا مسرور کا ایک سوال کے جواب میں یہ کہنا کہ: ہم پاکستان جاسکیں یا نہ جاسکیں، لیکن اتنا ضرور کہتا ہوں کہ پاکستان کا آئین ضرور بدلے گا۔ ان کا اس طرح آئین پاکستان کی تبدیلی کا طمع کرنا اور امید لگانا۔ آخر کیوں؟

یہ سب وہ اقدامات اور بیانات ہیں جن کی بنا پر اپوزیشن کی نو جماعتوں نے تحریک چلانے کے لئے ایک رہبر کمیٹی بنائی۔ جس نے مقتدر حلقوں اور حکومت کے سامنے چار مطالبات رکھے:

۱...... وزیراعظم جناب عمران خان کا استعفیٰ
۲...... صاف شفاف الیکشن کا انعقاد
۳...... فوج کی کسی قسم کی مداخلت کے بغیر الیکشن
۴...... پاکستان کے آئین کی حفاظت کی ضمانت

ان مطالبات کو لے کر جمعیت علمائے اسلام اور ان کے قائد حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دامت برکاتہم نے ملک کے طول وعرض میں پندرہ پرامن ملین مارچ کرنے کے بعد ۲۷ اکتوبر کو کراچی میں کشمیری عوام کے ساتھ یکجہتی کے لئے یوم سیاہ منانے کے ساتھ آزادی مارچ کو شروع کیا۔ جو ۳۱ تاریخ کو

رات گئے تک اسلام آباد پہنچا اور تیرہ دن تک وہاں رہا۔ یہ آزادی مارچ اتنا پرامن اور منظم تھا کہ جس کی امن پسندی اور ملکی قانون کی پاسداری کی تعریف ملکی اور غیرملکی میڈیا سب نے کی۔ اس آزادی مارچ سے جمعیت علمائے اسلام، سیاسی جماعتوں، تاجر برادری، ڈاکٹر حضرات، غریب عوام اور پاکستان و بیرون پاکستان رہنے والے مسلمانوں کو کیا فوائد حاصل ہوئے اس کی فہرست طویل ہے۔ لیکن چند فوائد یہاں ذکر کئے جاتے ہیں:

۱...... اس آزادی مارچ کے ذریعے دینی اقدار اور دینی تہذیب کا اصل چہرہ دنیا بھر کے سامنے آیا۔ اس لئے کہ جنرل پرویز مشرف کے دور حکومت سے اب تک دینی اور مذہبی طبقے کا جس طرح استحصال کیا گیا اس کی مثال پاکستانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ہر ریاستی پالیسی میں مذہبی طبقے کو نشانہ پر رکھا گیا۔ آپریشن ہو یا کوئی پلان، پیغام ہو یا کوئی بیانیہ، شامت مذہبی طبقے ہی کی آتی تھی۔ تمام تر میڈیا، علماء، طلبہ اور دینی مدارس کی کردار کشی کرنے کو اپنی سعادت اور کمال سمجھتے تھے۔ مذہب کو دہشت گردی، قدامت پسندی اور تاریک خیالی سے جوڑا گیا۔ حکومتی وزراء ہوں یا ادنیٰ درجہ کے حکومتی اہلکار ہر ایک مذہبی طبقے کے لئے سوتیلی ماں کا کردار ادا کرتا نظر آیا۔ دینی طبقے کی غلط تصویر اور غلط چہرہ دنیا بھر کے سامنے پیش کیا گیا۔ جس سے بیرونی دنیا کی عوام، شعوری یا لاشعوری طور پر یہ سمجھنے لگی تھی کہ دینی لوگ متشدد، جنونی، انتہاپسند، فسادی، امن کے دشمن اور انسانی حقوق کے شعور سے عاری اور لاعلم ہوتے ہیں۔ داڑھی اور پگڑی، حجاب اور پردہ پر طرح طرح کے اعتراضات اور طعن و تشنیع کیا جاتا تھا۔ جس کو اس تحریک انصاف پارٹی نے تو اور زیادہ بڑھاوا دیا۔ حتیٰ کہ ۲۰۱۴ء کے دھرنے میں تو مشرقی تہذیب کا بالکل جنازہ نکال دیا گیا اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہاں تک بھی آوازیں سنی گئیں کہ: ''میرا جسم میری مرضی'' اور پتا نہیں کیا کچھ خرافات اور واہیات قسم کے نعرے لگائے گئے۔ ایک وفاقی وزیر نے تو ایک تقریب میں دوران بیان یہاں تک ہرزہ سرائی کی کہ: ''مستقبل کا سفر نوجوانوں نے خود کرنا ہے، مولویوں نے نہیں۔'' حالانکہ ہمارا پیارا ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ اس کا آئین اسلامی ہے۔ اس ملک کا مذہب اسلام ہے۔ قرآن و سنت اس کا سپریم لاء ہے۔ کوئی قانون اسلامی تعلیمات کے خلاف نہیں بن سکتا۔ اگر وفاقی وزیر کی یہ ہرزہ سرائی مان لی جائے تو اسلام، قرآن اور حضور اکرم ﷺ کی سنت کے بارے میں آگاہی کیا یہودی، عیسائی یا پاکستان کے گوتے اور سنگر دیا کریں گے؟ اس آزادی مارچ کے ذریعے دنیا بھر کی عوام اور میڈیا پر یہ واضح ہوگیا کہ دینی لوگ تو سب سے زیادہ امن پسند، انسانی حقوق کے پاسدار، عورتوں کی عزت اور آزادی کے علم بردار، ملکی قوانین کا سب سے زیادہ احترام کرنے والے، آئین پاکستان کے وفادار اور پاکستان کے حقیقی محافظ لوگ ہیں۔

۲...... اسی طرح جمعیت علمائے اسلام پر کیا جانے والا یہ پروپیگنڈہ بھی اپنی موت آپ مرگیا کہ ان کے ساتھ صرف مدرسوں کے طلبہ ہیں۔ جب کہ پوری دنیا نے دیکھا کہ پورے ملک میں تمام مدارس میں تعلیم جاری رہی اور مدارس کے طلبہ و اساتذہ تعلیم و تعلم میں مصروف رہے۔ اس آزادی مارچ سے یہ بات کھل کر

سامنے آ گئی کہ جمعیت علمائے اسلام ملکی سطح کی جماعت ہے اور پاکستان کا ہر طبقہ اس کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ دینی وملکی مسائل پر جمعیت کا متوازن اصولی موقف ہر محب وطن کو بھاتا ہے اور جمعیت کو اپنی پریشانیوں اور مسائل کا نجات دہندہ تصور کرتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جمعیت علمائے اسلام، اس کی تنظیم انصار الاسلام اور دینی طبقہ پرامن، منظم اور نظم وضبط کے حامل لوگ ہیں۔ جس کا مظاہرہ اور نظارہ پوری دنیا نے دیکھا کہ کراچی سے اسلام آباد تک پانچ دن پر محیط روڈ کا سفر بڑے امن اور اطمینان کے ساتھ کیا گیا۔ نہ روڈ پر چلنے والی گاڑیوں کو پریشانی، نہ ایمبولینس کے سامنے کوئی رکاوٹ، نہ کوئی دکان کا شیشہ ٹوٹا اور نہ ہی کسی گاڑی پر پتھراؤ ہوا۔ اسی طرح اس آزادی مارچ کی وجہ سے ملک بھر میں جمعیت کے ووٹ بینک میں اضافہ، اداروں کی آزادی، الیکشن میں فوج کی عدم شرکت کا وعدہ، آئین کے تقاضوں کی پاسداری، سول بالادستی کی تحریک کو تقویت، خوف اور جمود کی کیفیت کا خاتمہ اور اس بات کا اظہار کہ پرامن احتجاج صرف اہل مذہب ہی کر سکتے ہیں اور پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ایسا احتجاج ہوا جو پرامن اور حکومتی املاک کو نقصان پہنچائے بغیر مکمل ہوا۔

۳...... دینی مدارس کا تحفظ ایک عرصہ سے دینی مدارس، اس کے طلبہ، اساتذہ اور اس کا نظام ونصاب بیرونی دنیا کے اشاروں پر ہماری حکومتی ایجنسیوں کے نشانے پر تھا۔ کبھی ان کی فنڈنگ پر بحث، کبھی ان کی رجسٹریشن میں رکاوٹ، کبھی ان کے نصاب اور ان کے نظام میں خامیاں، کبھی ان کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے دعوے اور بہلاوے سمیت کون سا وار ایسا نہیں ہے جو ان پر نہ آزمایا گیا ہو؟ لیکن ان شاء اللہ! اس آزادی مارچ کے ذریعے یہ سب سب وشتم اور ظلم وجور کی دیواریں دھڑام سے زمین بوس ہو جائیں گی۔

۴...... اس آزادی مارچ کے ذریعے آئین پاکستان خصوصاً حضور اکرم ﷺ کے عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے قانون کا تحفظ ہو گیا۔ اب سالوں تک ان شاء اللہ! آئین پاکستان کی ان شقوں کو کوئی چھیڑنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔

۵...... اس آزادی مارچ سے سب سے زیادہ تکلیف اور پریشانی دو طبقوں اور دو حلقوں کو ہوئی ہے: ایک قادیانی اور دوسرا ان کا پشت پناہ اسرائیل۔ اس لئے کہ تحریک انصاف کے برسراقتدار آنے سے قادیانیوں کو بہت زیادہ توقعات اور امیدیں وابستہ ہو گئی تھیں۔ جن کی بنا پر وہ بہت زیادہ دندناتے پھرتے تھے کہ اب آئین تبدیل ہو گا اور ہمیں غیرمسلم اقلیت سے ہمارے لے پالک نکال لیں گے۔ لیکن ”بسا آرزو کہ خاک شدہ“ کے مصداق ان کی یہ امیدیں خاک میں مل گئی ہیں اور آئندہ کسی کو ہمت نہیں ہو گی کہ وہ آئین میں ان قادیانیوں کے حق میں کوئی ترامیم کرا سکے۔ اسی طرح اسرائیل جن کی چالیس سالہ انویسٹمنٹ اور فنڈنگ پر پانی پھر گیا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنے تئیں یہ طے کر رکھا تھا کہ ۲۰۲۰ء میں اسرائیل کا تسلط اپنے ان حواری قادیانیوں کے ذریعے جنوبی ایشیا خصوصاً پاکستان پر ہو جائے گا۔ اس لئے یہ دونوں طبقے سب سے زیادہ پریشان ہیں۔

۶...... اس آزادی مارچ کے ذریعے تاجروں کو کچھ وقت کے لئے سکون کا سانس نصیب ہوا۔ اس لئے کہ وہ گورنمنٹ جو تاجروں کی کسی بات پر کان دھرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ یکا یک ان کے ساتھ مذاکرات کے لئے تیار ہوگئی۔ یہ آزادی مارچ کا ثمرہ نہیں تو اور کیا ہے؟

۷...... کے پی کے صوبہ کے وہ ڈاکٹر حضرات جو اپنے مطالبات کے حق میں احتجاج کر رہے تھے۔ جن پر پولیس کے ذریعے تشدد کیا گیا، ان پر مقدمات بنائے گئے، ان کو جیلوں میں ڈالا گیا، اس آزادی مارچ کے ذریعے ان کو ریلیف ملا، ان سے مقدمات ہٹائے گئے اور تھانوں و جیلوں سے ان کو رہائی نصیب ہوئی۔

بہرحال پرامن آزادی مارچ ۱۳؍دن تک اسلام آباد میں رہا، جس نے نظم وتہذیب، امن وامان، گفتار کی شائستگی یا دلیل کی قوت کا لوہا منوایا ہے۔ اسی طرح حسن اخلاق اور عورتوں کی عزت وتوقیر کے حوالہ سے عالمی سطح پر ممتاز اور نمایاں مقام حاصل کر چکا ہے۔ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب نے اس آزادی مارچ کے ذریعے عملاً یہ ثابت کر دیا کہ مارچ اور دھرنے ’ڈانس، مخلوط ناچ گانوں اور ڈھول ڈھمکوں کے بغیر بھی کامیاب بنائے جاسکتے ہیں۔ حکومت کے خلاف دیئے جانے والے دھرنوں میں تہذیب وشرافت اور انسانی حقوق کی پاسداری کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ بی بی سی رپورٹ کے مطابق جمعتہ المبارک کی نماز ۷ الاکھ ۶۰ ہزار سے زائد انسانوں نے اس آزادی مارچ کے پنڈال میں ادا کی۔ اس لاکھوں انسانوں کے احتجاج کو اعتدال کی راہ پر رکھنا یہ جمعیت علمائے اسلام اور انصار الاسلام کا انوکھا اور عظیم کارنامہ ہے۔

اسلام آباد کی سرزمین نے یہ عجیب منظر بھی دیکھا کہ یہاں آئے ہوئے لوگ اگرچہ آئے تو آزادی مارچ کے نام پر ہیں، سفید ریش بزرگ ہوں یا سیاہ ڈاڑھیوں والے نوجوان، کالج یونیورسٹی کے طلبہ ہوں یا سادہ لوح غریب عوام سب نمازیں بھی پڑھ رہے ہے، قرآن کریم کی تلاوت بھی ہورہی ہے، ذکر واذکار کے حلقے بھی لگے ہوئے ہیں، تہجد بھی ادا ہورہی ہے اور دن رات اللہ تعالیٰ سے دعائیں اور مناجات کے ذریعے سب کے سب نصرت خداوندی کے طلب گار بھی نظر آتے ہیں اور جذبہ اتنا جوان کہ اپنی مدد آپ کے تحت سب مصارف برداشت کرنے اور اسلام آباد جیسی سخت سردی اور بارش کے باوجود کہہ رہے تھے کہ اگر ہمیں ایک مہینہ کیا ایک سال کا بھی حکم ہوگا تو ہم یہیں رہیں گے۔

مولانا نے اپنے تدبر، تفکر، حکمت، بصیرت اور جرأت رندانہ کے زور پر پاکستان کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کو ایک کاز اور ایک ہی کنٹینر پر لاکھڑا کیا۔ جمہوری تاریخ میں اس قدر کامیابی شاید ہی کسی اور سیاسی لیڈر کے حصہ میں آئی ہو۔ مولانا نے اس آزادی مارچ کے ذریعے سماجی اقدار کو فتح کیا۔ تمدنی روایات کو زندہ کیا، اسلامی طرز حیات کے نمونے دکھلائے، سیاسیات کو سنجیدگی، وقار، متانت اور شائستگی سے مالا مال کیا، پاکستانی سیاست جسے مغربی گند سے بھردیا گیا تھا، اسے مولانا نے نکھار کر سرخرو کیا۔ عدم تشدد اور پرامن

لاکھوں کے مجمع کے سامنے حکمت ومصلحت کا ایسا بند باندھا کہ ایک جذباتی لہر بھی کنارہ کراس نہ کرسکی۔ ڈاڑھی، پگڑی اور ٹوپی کا مان بڑھایا، کرتا اور رومال کی شان اونچی کی۔ مذہبی طبقے کی حقیقی تصویر ساری دنیا سے منوائی۔ مجبور قوم کو زبان دی، قوم کو جرأت کا سلیقہ دیا۔ پسے اور دبے ہوئے افراد کی ترجمانی کی، اسلامی اقدار کو اجاگر کیا۔ تہذیب اسلام کی آفاقیت تسلیم کرائی، قوم کا شعور بیدار کیا۔ اسی بناپر ہماری جامعہ کے رئیس، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم العالیہ نے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو تہنیتی خط لکھا۔ جو درج ذیل ہے:

محترم ومکرم حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ ...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پاکستانی قوم کی مشکلات، مصائب وآلام اور کرب واذیت کے ازالہ، آئین پاکستان کی حفاظت، خصوصاً ناموس رسالت اور ختم نبوت کے قانون کے تحفظ کے لئے آپ نے جو علم جہاد بلند کیا ہے، میں اس پرامن تحریک اور کامیاب آزادی مارچ پر اپنی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اور اس آزادی مارچ میں شریک جماعتوں، افراد اور تمام کارکنان کی حفاظت فرمائے اور آپ سب حضرات کو تمام مقاصد عالیہ میں سرخروئی اور کامیابی عطا فرمائے۔ اس آزادی مارچ میں میرا شرکت کا ارادہ تو تھا۔ لیکن مرض کی شدت اور ڈاکٹر حضرات کی جانب سے سفر کی ممانعت کی بناپر شرکت سے معذور ہوں۔ امید ہے میری صحت کے لئے آپ دعا فرمائیں گے۔ والسلام!

(مولانا ڈاکٹر) عبدالرزاق اسکندر: امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۴؍ربیع الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۲؍نومبر ۲۰۱۹ء

اس لئے راقم الحروف ضروری سمجھتا ہے کہ ہمارے علمائے کرام خواہ مدارس سے وابستہ ہوں یا کسی مسجد کے خطیب، تبلیغی جماعت سے منسلک ہوں یا کسی اور دینی شعبہ سے جڑے ہوئے، ہر ایک اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ جمعیت علمائے اسلام یا کسی اور دینی سیاسی جماعت سے ضرور تعلق جوڑے اور الیکشن کے وقت صرف اور صرف دینی اور مذہبی ذہن رکھنے والی جماعت کو ہی ہر طریقے پر سپورٹ اور معاونت کرے۔ تاکہ دینی طبقہ ہی اس ملک کی باگ ڈور سنبھال کر اس ملک اور قوم کو مشکلات سے نکال سکے۔ دینی لوگ اپنی اپنی جگہ اور اپنی اپنی سطح پر کتنا ہی دین کا کام کیوں نہ کررہے ہوں جب تک قانون ساز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں میں دینی لوگوں کی بھرپور نمائندگی اور شمولیت نہیں ہوگی۔ اس وقت تک قوم کی حفاظت، ملک کی خدمت، دین کی تبلیغ، دین کا نفاذ اور دینی طبقہ پر کئے جانے والے ہر طرح کے حملوں کا مؤثر جواب نہیں دیا جاسکتا۔ جیسا کہ بنگلہ دیش کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ وہاں علماء کی کثرت کے باوجود وہ اپنی بات حکومت سے منوانے، دینی اقدار، اور اسلامی تہذیب کو ملکی شناخت دلانے کی پوزیشن میں نہیں۔ اس لئے ہمیں اس پہلو پر سوچنے اور عمل کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی مذموم جسارت

مولانا محمد وسیم اسلم

اسلاموفوبیا ایک جدید لفظ ہے جو مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔فوبیا یونانی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی’’ڈرنا‘‘۔اسلاموفوبیا یعنی اسلام کا خوف۔عام مفہوم عرض کروں تو’’اسلام اور اہل اسلام پر انتہا پسندی، بنیاد پرستی اور دہشت گردی کے لیبل لگائے جانے کا نام اسلاموفوبیا ہے۔‘‘

یورپ کے دیگر ممالک میں چلنے والی اسلاموفوبیا کی وبا سے تحریک پاکر ایک عرصہ سے ناروے میں بھی اسلام سے نفرت کو بڑھاوا دینے کے لئے’’سیان‘‘یعنی’’اسٹاپ اسلامائزیشن ان ناروے‘‘نامی ایک تنظیم قائم کررکھی ہے۔بتایا گیا ہے کہ اس سیان نامی تنظیم کے دو متعصب اور جنونی ملحد آرنے تھومیر اور لارس تھورسن ایک عرصے سے ناروے میں مسلمانوں کے خلاف عوامی سطح پر نفرت کو ہوا دینے میں مصروف عمل ہیں۔عقیدہ اور نظریہ کے اعتبار سے یہ دنیا کے کسی مذہب کو نہیں مانتے لیکن ان کی نفرت وعداوت کا نشانہ اسلام اور اس کے پیروکار ہیں۔ان شرپسند لوگوں نے ناروے میں مسلمانوں کو مشتعل کرنے اور دین اسلام پر پابندی لگوانے کے تمام ہتھکنڈے اپنائے، لیکن مسلمانوں نے ہر قدم پر نہایت تحمل، برداشت اور حکمت عملی کے ذریعہ دلیل کے ہتھیار کو اپنا دست بازو بنائے رکھا۔اس تنظیم کی جب ہر کوشش ناکام ہوئی تو جنون اور ناکامی کے ملے جلے احساسات کے تحت یہ تنظیم قرآن پاک کی بے حرمتی پر اتر آئی۔

چنانچہ ۱۶ نومبر ۲۰۱۹ء کو ناروے کے شہر کرسٹین سینڈ میں ان جنونی اور نسل پرستوں نے اپنے ہم نواؤں کو اکٹھا کرکے مقامی پولیس کے حصار میں کیمروں کے سامنے قرآن کریم کو جلانے کی مذموم جسارت کا ارتکاب کیا۔مجمع میں ایک نوجوان عمر الیاس دھابہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور قرآن کریم جلانے والے لارس تھورسن پر جھپٹ کر قرآن کریم کو نذر آتش ہونے سے بچایا اس کو دیکھ کر چار اور نوجوان بھی میدان میں آئے اور امت مسلمہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا۔ان پانچوں نوجوانوں کا تعلق فلسطین اور شام سے ہے۔

اس خبر کو پھیلنے میں خاصہ وقت لگا۔۲۲ نومبر کو پاکستان میں سوشل میڈیا کے ذریعہ یہ ویڈیو عام ہوئی اور ۲۴ نومبر کے تمام قومی اخبارات نے اس خبر کو اہمیت وجگہ دی۔

قرآن مجید کی اس طرح بے حرمتی کے واقعے پر تمام حلقوں میں شدید تشویش لاحق ہوئی۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، وفاق المدارس العربیہ، جمعیت علماء اسلام، جماعت اسلامی، تحریک انصاف، مسلم لیگ، پیپلز پارٹی سمیت تمام سیاسی، سماجی تنظیموں، تاجروں، وکلاء کی بار ایسوی ایشنوں اور ملک کی نابغہ روزگار

شخصیات کی جانب سے بھرپور مذمت اور احتجاج کیا گیا۔ بین الاقوامی ممالک میں ترکی نے اس واقعہ کی شدید مذمت کی۔ مظاہرین نے کہا کہ مغربی ممالک نے سیکول اور لبرل ہونے کے باوجود کسی بھی یہودی کے خلاف اور ہم جنسی کے قبیح وغیر فطری عمل کے خلاف کسی کو رائے کے اظہار کا حق نہیں دیا۔ لیکن اسلام اور اہل اسلام کے خلاف آزادی اظہار کے نام پر نفرت انگیزی کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے جو کسی بھی اعتبار سے درست نہیں۔ لہٰذا احتجاجی مظاہروں میں حکومت وقت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ فی الفور ناروے سے سفارتی تعلقات ختم کرے اور ملزم کو قرار واقعی سزا دلوائے۔

جس پر حکومت نے ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں تعینات پاکستانی ہائی کمشنر کو ناروجین حکام کو تشویش سے آگاہ کرنے کی ہدایت کی۔ دفتر خارجہ کے ذریعے ناروے حکومت کو مسلمانوں میں پائی جانے والے تشویش سے آگاہ کرنے کا بھی حکم دیا۔ ڈی جی آئی ایس پی آر کے ترجمان جنرل آصف غفور نے مسلمان نوجوان عمر الیاس دھابہ کی جرأت کو سراہا۔ پنجاب اور کے پی کے کی صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ آف پاکستان میں بھی اس واقعہ کے خلاف قرارداد مذمت پیش کی گئیں۔ بعد ازاں ترجمان وزیر خارجہ ڈاکٹر فیصل کے بیان کے مطابق ناروے سفیر کو دفتر خارجہ طلب کرکے کہا گیا کہ وہ اپنی ناروجین حکومت کو آگاہ کرے کہ اس واقعہ سے سوا ارب سے زائد مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ چنانچہ ناروجین حکومت واقعہ کے ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لائے اور آئندہ ایسے واقعات سے بچنے کے لئے ٹھوس اقدامات کرے۔

ناروے کے شہر کرسٹین سینڈ جہاں دو ہزار سے زائد مسلمان آباد ہیں۔ شہر کے وسط میں ایک جامع مسجد اور شہر کے اطراف میں درجنوں چھوٹی مساجد بھی موجود ہیں، میں بھی مسلمانوں کی ایک تنظیم ''مسلم یونین آف اگدر'' کا اجلاس شہر کی جامع مسجد کی کمیٹی کے صدر اکمل علی کی سربراہی میں منعقد ہوا۔ اس تنظیم کے رکن اور پاکستانی نژاد چارٹرڈ اکاونٹنٹ محمد الیاس نے بتایا کہ ملزم پر فرد جرم عائد ہو چکا ہے اور ماہرین قانون دان کی خدمات حاصل کرتے ہوئے تنظیم پر پابندی کی درخواست بھی دائر کریں گے۔

ادھر ناروجین حکومت نے نسل پرستی سے متعلق ایک آئینی پیراگراف ۱۸۵ کے تحت قانون میں ترمیم کرکے مذہبی علامتوں کو نقصان پہنچانے والی کسی بھی سرگرمی کو روکنا پولیس کے لئے لازمی قرار دیا اور مسلمان پانچ نوجوانوں کو بھی رہا کیا گیا لیکن ساتھ ساتھ عمر الیاس دھابہ پر جرمانہ کی رقم بھی عائد کی گئی۔

واضح رہے کہ جب تک یورپین ممالک بلاتفریق و امتیاز توہین مذہب کے حوالہ سے کوئی قانون سازی نہیں کرتا تب تک ایسے واقعات پیش آتے رہیں گے۔ اسی لئے عوامی سطح پر ملک کے مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہروں، ریلیوں، جلسے اور جلوسوں کے ذریعے ناروے سے سفارتی تعلقات ختم کرنے اور ملزم کو پھانسی دیئے جانے اور عالمی سطح پر قانون سازی کئے جانے کے مطالبات تاحال جاری ہیں۔

نئی پاکستانی شناخت... سکھوں اور ہندوؤں کے بعد اب بدھ مت کی ترویج

جناب محمد عاصم حفیظ

اربوں روپے کے منصوبے سے سکھوں کے لئے کرتار پور میں گوردوارے کی تعمیر اور ہندوؤں کے لئے شاردہ کوریڈور اور ۴۰۰ مندروں کی بحالی کے منصوبے کے بعد اب تھائی لینڈ، کوریا و دیگر ممالک سے بدھ مت بھکشوؤں کے وفود پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ وزیراعظم پاکستان عمران خان اور وزیراعلیٰ گلگت بلتستان حافظ حفیظ الرحمٰن نے ان وفود سے خصوصی ملاقاتیں کیں ہیں۔ انہیں سرکاری پروٹوکول دیا جارہا ہے۔ پشاور گلگت بلتستان اور دیگر علاقوں میں ان کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے۔ اعلیٰ ترین حکام ان کی خدمت کے لئے وقف ہیں، سکیورٹی مہیا کی گئی ہے اور پروٹوکول دیا جارہا ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں اور خصوصاً شمالی علاقہ جات میں بدھ مذہب کے آثار قدیمہ اور پیشواؤں کی مورتیاں ہیں۔ کچھ عرصہ قبل حکومت پاکستان نے مہاتما بدھ کی مورتی کو سوئٹزرلینڈ، کوریا اور سری لنکا میں نمائش کے لئے پیش کیا تھا۔ بعض تاریخ دانوں کے مطابق ۳۴۸ بعد از مسیح میں جنوبی کوریا میں بدھ مذہب کو متعارف کروانے والے راہب کا تعلق پاکستان کے شہر صوابی سے تھا۔

وزیراعظم عمران خان نے بدھ وفد سے ملاقات میں کہا کہ: ''پاکستان سکھ ہندو اور دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کی بحالی کے حوالے سے خصوصی اقدامات کررہا ہے کرتاپور گوردوارے کی تعمیر بھی اسی پالیسی کا حصہ ہے۔ پاکستان تہذیبوں کا گہوارہ ہے، جس میں تین بڑے مذاہب، بدھ مت، سکھ اور ہندو مت کے پیروکاروں کی عقیدت کے مقامات موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو اپنے بودھی ورثے پر فخر ہے اور ان کی حکومت سیاحت خصوصاً مذہبی سیاحت کے فروغ پر مرکوز ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کوریا کیساتھ بدھ مت کے تاریخی مقامات کے تحفظ اور فروغ کے لئے باہمی تعاون کو بڑھانا ہوگا۔''

بدھ مذہب کے سب سے بڑے فرقے جوگے آرڈر کے صدر موسٹ وینی ایبل وان ہینگ نے بدھ مت کے مذہبی ورثے کے تحفظ و بحالی کے لئے وزیراعظم عمران خان کی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے جمہوریہ کوریا میں پاکستان کے بدھ ورثے کو فروغ دینے اور مزید مذہبی زائرین کو پاکستان آنے کی ترغیب دینے کے لئے حکومت پاکستان کے ساتھ مل کر کام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ایسا لگ رہا کہ ایک پالیسی کے تحت ملک میں دیگر ممالک کے مذہبی مقامات کی تعمیر و بحالی کا عمل آگے بڑھایا جارہا ہے۔ اس سے معاشی سرگرمیاں منسلک کی جارہی ہیں تاکہ اس کی اہمیت کو بڑھادیا جائے اور سوسائٹی تسلیم کرے۔

سوال تو یہ بھی ہے کہ ایک طرف حکومت معاشی بدحالی کا رونا روتی ہے۔ صحت، تعلیم، سکالرشپس، معذور افراد، مفت ادویات سمیت کئی منصوبے ختم کر دیئے گئے ہیں۔ کچھ عرصے سے کوئی بھی عوامی فلاح و بہبود کا ایک بھی میگا پراجیکٹ شروع نہیں کیا گیا لیکن کرتارپور، ہندو مندر اور بدھ مت کی خاطر اربوں کے خرچ کئے جارہے ہیں۔ ان وفود کی رسائی وزیراعظم ہاؤس اور اعلیٰ ترین حکام تک ہے۔ کیا عوامی وسائل اور ٹیکسوں کی رقم صرف اقلیتی عبادت گاہوں کے لئے ہی استعمال ہوسکتی ہے؟؟ کیونکہ پاکستان میں اسلامی تعلیم وتدریس، مساجد و مدارس کی تعمیر، انتظام وانصرام سمیت تمام تر مذہبی سرگرمیاں پرائیوٹ طور پر سرانجام پاتی ہیں۔ حکومت نے کبھی کسی بھی سرگرمی کے لئے فنڈز تو دور کی بات سہولت فراہم نہیں کی۔ حتی کہ حج کے لئے معمولی سبسڈی تک کو ختم کر دیا گیا تھا۔ حکومت نے سرکاری خرچ سے کبھی کوئی مسجد و مدرسہ بھی تعمیر نہیں کرایا؟ دارالحکومت اسلام آباد میں ایک بڑی مسجد بھی سعودی عرب کا تحفہ ہے۔ بحریہ ٹاؤن نے مساجد بنائی ہیں۔ لیکن حکومت نے کبھی کوئی خرچہ نہیں کیا۔ کوئی ایسا فنڈ موجود نہیں جو کہ مستقل مساجد و مدارس کو ملتا ہو۔ صرف ایک مثال موجود ہے کہ مولانا سمیع الحق کے مدرسہ کو فنڈز ملے تھے جن کے مقاصد سیاسی حمایت تھے نہ کہ دینی تعلیم وتبلیغ کا فروغ۔

کوئی بھی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور انہیں عبادت کی آزادی وسہولیات پر اعتراض نہیں کرتا لیکن ایک ریاستی پالیسی کے تحت ملک کی ایک خاص پہچان بنا دینا اتنا بھی مناسب نہیں۔ سرکاری وسائل کا بے دریغ استعمال اور وزیراعظم اور وزیراعلیٰ تک کی ملاقاتیں کیا پیغام دے رہی ہیں؟ معاشی مقاصد کی خاطر کیا سب کچھ ہی داؤ پر لگا دیا جائے گا۔ کیا ملک کی پہچان تک بدل دی جائے گی۔ کیا اب ارض پاکستان کی پہچان دنیا کا سب سے بڑا گوردوارہ، شاردہ کوریڈور، نئے ۴۰۰ مندر اور بدھ مت کی نوتعمیر شدہ عبادگاہیں ہوں گی کیونکہ شاید ہی کوئی اور ملک اس حوالے سے اتنا خرچہ کر رہا ہو؟ نئی مورتیاں اور نئے بھگوان نصب ہوں گے، مندروں کے لئے پنڈت رکھے جائیں گے۔ کیونکہ ہمیں تو یہی بتایا گیا اور پڑھایا گیا کہ ”پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ“ اور باقاعدہ حکومتی پالیسی کے تحت پروموٹ کر کے سکھ، ہندو اور بدھ مت کی عبادگاہوں کی تعمیر و بحالی، نئے مورتیوں کی تنصیب اور بہت کچھ۔ معاشرتی طور پر پرائیوٹ انداز میں یہ سب ہونا شائد اتنا محسوس نہ کیا جاتا لیکن حکومتی پالیسی، سرکاری سرپرستی اور عوامی وسائل وخزانے کا بے دریغ استعمال کئی سوالات کو جنم دے رہا ہے۔

ایک اور اہم ترین سوال یہ بھی ہے کہ بدھ مت، ہندو عبادت گاہیں ایسے علاقوں میں ہیں جو کہ نیشنل سکیورٹی کے حوالے سے بھی اہم اور دور دراز قدرے پسماندہ علاقے ہیں۔ ان علاقوں میں بڑے پیمانے پر غیر مسلم معاشی سرگرمیاں کیا دیگر مسائل کو جنم دے سکتی ہیں۔ اگر یہاں کے غریب اور متوسط طبقے کے لوگ مذہب

تبدیل کرنے لگے تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟؟ یقیناً ایسے واقعات ہوں گے۔ اگر کسی کو اس بارے کوئی شک و شبہ ہے تو وہ سندھ کے صحرائی علاقوں، چولستان، تھر وغیرہ میں کرسچن مشنری اور قادیانی تبلیغی نیٹ ورک کے بارے معلومات لے تو پتہ چلے گا کہ ایک قابل ذکر تعداد میں انتہائی غریب اور متوسط طبقے کے گھرانے اپنا مذہب تبدیل کر چکے ہیں۔ کیا سنجیدہ حلقوں کو اس بارے غور نہیں کرنا چاہئے؟ کیا دولت کی فراوانی اور معاشی سرگرمیاں یہاں کے لوگوں کو متاثر نہیں کریں گی؟ تعلقات بنیں گے اور کئی طرح کے مسائل پیدا ہوں گے۔ جیسا کہ چینی باشندوں کی شادیوں کے حوالے سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ اس بارے ایک مربوط پالیسی بنائے اور اس معاملے کو انتہائی حکمت و سنجیدگی سے دیکھے نہ کہ صرف معاشی مقاصد کی خاطر باقی سب پہلو نظر انداز ہی کر دیئے جائیں جن سے مستقبل میں سنگین مسائل پیدا ہونے کا خدشہ ہو۔

منڈی بہاؤالدین کے حضرت حافظ محمد اکرام اللہ کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما، مجاہد ختم نبوت حضرت حافظ محمد اکرام اللہ ؒ مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم قادیانیوں کی مشہور زمانہ شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین میں ملازمت کرتے رہے لیکن جب فتنہ قادیانیت کی حقیقت اور سنگینی کا احساس ہوا تو ملازمت کو ترک کر کے قادیانیوں کے تعاقب کے لئے سرگرم عمل ہو گئے۔ اپنی پوری زندگی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں گزاری۔ اس مقدس مشن کے لئے قادیانیوں کی جانب سے دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن کوہ استقامت ثابت ہوئے۔ ان کی یادگار اور بہترین صدقہ جاریہ قادیانیوں کی شوگر مل کی دیوار سے متصل جامع مسجد ختم نبوت محلہ کوٹ نواب شاہ ہے جس کا سنگ بنیاد ۱۹۸۸ء میں حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد ؒ کے دست مبارک سے رکھا گیا۔ قادیانیوں کے لئے یہ مسجد ناقابل برداشت تھی جس کے لئے انہوں نے کئی اوچھے ہتھکنڈے آزمائے لیکن حافظ اکرام اللہ نے دلیری کے ساتھ ناکام کئے۔ مسجد کے قیام نہ کرنے کی صورت میں قادیانیوں کی جانب سے ان کو بھاری مالی معاونت کی پیشکش کی گئی لیکن انہوں نے نبی آخر الزمان ﷺ کی ختم نبوت کی خاطر ٹھکرا دیا۔ تادم آخر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ وابستہ رہے۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ ان کے انتقال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں مولانا عبدالماجد شہیدی، قاری عبدالواحد، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا محمد سہیل، مولانا جاوید اقبال بوسال، مولانا سعید الرحمن احسنی، مولانا ولی الرحمن اور راقم سمیت دیگر نے اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دی جانے والی شاندار خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ (مسعود حجازی)

حضرت مولانا عبدالحمید وٹو رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا عبدالحمید وٹو مورخہ ۲۴؍ اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات برضائے الٰہی انتقال فرماگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا عبدالحمید وٹو رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا نام حکیم مظفر حسین وٹو رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ جو باورے کہنہ ضلع حافظ آباد میں امام وخطیب کے علاوہ حکمت کا بھی کام کرتے تھے۔ اسی گاؤں میں ۱۵؍ اپریل ۱۹۶۹ء کو مولانا عبدالحمید وٹو رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی۔ آپ نے اپنے والد گرامی، حافظ آباد کے مولانا نور محمد یزدانی رحمۃ اللہ علیہ، قلعہ دیدار سنگھ کے مولانا قاضی عصمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور سے تعلیم دین مکمل کی۔ دورۂ تفسیر نصرت العلوم گوجرانوالہ سے کیا۔ باورے کہنہ سے آپ کے والد گرامی جاگووالا نزد نوشہرہ ورکاں میں منتقل ہوئے۔ مولانا عبدالحمید وٹو رحمۃ اللہ علیہ فراغت کے بعد یہاں کچھ عرصہ خطیب ومدرس رہے۔ کوٹ کیشو میں تین سال، صالح پور میں چار سال خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ ۱۹۹۰ء سے ستمبر ۱۹۹۸ء تک مبارک مسجد گوشالہ موڑ اور کچھ عرصہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں بھی خطیب رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے قلعہ دیدار سنگھ میں اپنی رہائش منتقل کرلی۔ آپ کی پہلی اہلیہ عالمہ فاضلہ ہیں۔ ان کی سربراہی میں یہاں بنات کا مدرسہ بھی قائم کیا۔ منچن آباد سے بھی ایک شادی کرلائے۔ اس اہلیہ کے لئے بھی مدرسہ للبنات دیدار سنگھ میں قائم کردیا۔ حق تعالیٰ نے دونوں گھروں سے انہیں اولاد عطاء فرمائی۔ کچھ عرصہ بعد تیسرا عقد کرلیا تو ان کی دلداری کے لئے رہوالی ضلع گوجرانوالہ میں رہائش اختیار کرلی۔ غالباً اس تیسری اہلیہ سے آپ کی اولاد نہ تھی۔ مولانا عبدالحمید وٹو رحمۃ اللہ علیہ سمارٹ بدن کے سفید گورے چٹے، درمیانے قد کے انسان تھے۔ قدرت نے انہیں جہاں خوبصورت آواز دی تھی، وہاں شکل وشباہت کے اعتبار سے بھی قدرت نے انہیں بھرپور نوازا تھا۔ آپ بہت دوست پرور انسان تھے۔ انہیں دوستی لگانا اور دوستی نبھانا بھی آتا تھا۔ مرحوم سے بہت دفعہ ملاقات ہوئی۔ کبھی کسی کی غیبت تو درکنار کسی کے لئے ہلکا لفظ بھی زبان پر نہ لاتے تھے۔

مولانا زاہد الراشدی نے ان کی تقریر سن کر فرمایا کہ: ’’الحمدللہ! ابھی خطابت کی کوکھ بانجھ نہیں ہوئی۔‘‘ مولانا کو تعلیم کے دوران ہی خطیب بننے کا شوق تھا۔ قدرت نے غضب کا گلہ دیا تھا۔ ابتداء میں حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت کا پرتو لئے ہوئے تھے۔ آہستہ آہستہ جب خطابت کے میدان میں آگے بڑھے تو آپ نے اپنی خطابت کے اتار چڑھاؤ، طرز بیان، انداز گفتگو میں خاصی تبدیلی کرلی۔

جب آپ فیصل آباد میں خطیب تھے تو مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد اشرف ہمدانی، صاحبزادہ افتخار

الحسن کے ہوتے ہوئے فیصل آباد میں اپنی خطابت کا لوہا منوایا اور بڑی کامیابی سے مرد میدان کی طرح آگے بڑھے۔ متذکرہ خطباء بھی برخوردار نواز تھے۔ انہوں نے تھپکی دی۔ مولانا کی صلاحیتوں کو قدرت نے جلاء بخشا۔ آگے بڑھے اور بڑھتے ہی گئے۔ پاکستان کا کونہ کونہ نہیں بلکہ یورپ وافریقہ تک آپ کی خطابت کے ڈنکے بجنے لگے۔ آپ کی خوبی تھی کہ موضوع کی پابندی کرتے تھے۔ تیاری کے ساتھ گفتگو کرتے۔ جوانی، ترنم، خوبصورت ادائیں، موضوع پر بھرپور تیاری سے ان کی خطابت نے ایسی پرواز کی کہ بہت جلد خطابت کی بلندیوں کو چھونے لگے۔ یہ وہ آپ کی خوبی تھی جس نے آپ کی شہرت کو چار چاند لگادیئے۔

مولانا نے کئی عمرے اور دو حج کئے۔ ”حرمین کے راہی“ کے نام سے سفر عمرہ پر سفرنامہ بھی تحریر کیا۔ اس کتاب کے طرز تحریر سے لگتا ہے کہ ان کے اندر ایک کامیاب ادیب کی صلاحیتیں بھی تھیں۔ یہ ایک اور بات ہے کہ اپنی خطابتی وتبلیغی مصروفیات کے باعث تحریر کے میدان میں قدم نہ بڑھا سکے۔ ورنہ تقریر کی طرح تحریر آپ کے در کا پانی بھرتی۔ مولانا باضابطہ طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر سرگرم عمل رہے۔ آخری عمر میں پاکستان علماء کونسل کی جنرل سیکرٹری شپ پر براجمان ہوئے۔ غرض آپ اپنی طرز کے نامور خطیب تھے۔ صاف ستھرا نفیس وعمدہ لباس زیب تن کرتے تو شہزادے لگتے تھے۔ ان کی ادائیں محبوبانہ تھیں اور مزاج عاشقانہ تھا۔ نظر وکردار پاک تھا۔ ان کے سفر حج کے ایک ساتھی نے بتایا کہ پورے سفر حج میں مصلی ان کے کندھے پر رہتا تھا اور یہ عادت ایسی بنائی کہ اس میں تخلف نہ کرتے تھے۔ گویا تمام اداؤں کے باوجود رب کریم کے در اقدس پر جاتے تو سراپا نیاز بن جاتے۔ دوستوں سے بھی ان کا یہی معاملہ تھا۔ آپ جتنا جھکتے گئے قدرت آپ کو اتنا بلند کرتی گئی۔ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ ان کی خطابت کی بلندی پرواز کو دیکھنے کے لئے پگڑی کو سنبھالنا مشکل ہوجاتا تھا۔ عظمت اہل بیتؓ، محبت صحابہؓ، توحید ورسالت کے موضوعات آپ کی خطابت کا عناصر اربعہ شمار ہوتے تھے۔

چناب نگر ختم نبوت کانفرنس پر عرصہ تک تشریف لاتے رہے۔ گوجرانوالہ ڈویژن میں بھی ختم نبوت کانفرنسوں کو رونق بخشتے تھے۔ ان کی خطابت کے تذکرے دیر تک رہیں گے۔ آپ کی مصروفیات، سفر کی بہتات، مرغن غذائیں، گرم وسرد ماحول کے باعث جگر کے مریض بن گئے۔ علاج کے لئے کورس کرنے پڑے۔ ہائی پاور ادویات نے منفی اثر بھی جسم پر کیا۔ گھریلو مصروفیات، آل واولاد کی پرورش، مدارس کی نگہداشت نے بھی طبیعت پر اثر ڈالا۔ ہنستا انسان، مسکراتا پھول ایسا مرجھایا کہ پھر تروتازگی نہ پاسکا۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے صاحب فراش تھے۔ علاج کے لئے لاہور لے جایا جارہا تھا کہ جسم جان کی بازی ہار گیا۔ جمعرات صبح انتقال ہوا۔ رات دس بجے آپ کے عزیز مولانا صبغت اللہ کی اقتداء میں جنازہ ہوا۔ سیالکوٹ کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے مجلس کی نمائندگی کی۔ یوں خطابت کا درخشندہ ستارہ منوں مٹی میں غروب ہوگیا۔ حق تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ وہ کیا گئے کہ اب ان کی یادوں سے دل کو بہلانا بھی مشکل ہوگیا۔

حضرت مولانا سیف الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سیف الرحمٰن درخواستی ۸؍نومبر ۲۰۱۹ء کو راجن پور میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ کی وصال کے وقت عمر بیاسی سال تھی۔ آپ حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے تھے۔ جامعہ مخزن العلوم والفیوض خان پور سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ ۱۹۸۰ء میں دارالعلوم محمدیہ کے نام پر روجھان ضلع راجن پور میں ادارہ قائم کیا۔ ۲۰۰۰ء میں ''جامعہ شیخ درخواستی'' کے نام پر راجن پور میں ادارہ قائم کیا۔ آپ بہت ہی اچھے رسیلے خطیب تھے۔ اصلاحی تربیتی بیانات کرنے میں نمایاں مقام کے حامل تھے۔ اپنے بھائی مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اپنے نانا حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ کو خوب سنبھالا۔ جہاں تشریف لے جاتے اچھی روایات قائم کر کے آتے۔ آپ نے راجن پور اور گردونواح کے علاقوں میں بہت سارے قرآنی مکاتب قائم کئے۔ آپ کا بیعت کا تعلق حضرت مولانا حافظ ذوالفقار نقشبندی سے تھا۔ ان سے مجاز بھی تھے۔ جمعیت علماء اسلام (س) میں بھی سرگرم عمل رہے۔ بہت ملنسار طبیعت پائی تھی۔ جس سے ملاقات ہوتی اس کے دل میں اتر جاتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پروگراموں میں شریک ہوتے۔ جہاں ملتے بہت ہی محبت واپنائیت کا مظاہرہ کرتے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے علیل تھے۔ وقت موعود آن پہنچا اور رب کریم کے حضور چل دیئے۔ راجن پور کے کرکٹ گراؤنڈ میں راجن پور کی تاریخ کا بہت بڑا جنازہ ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد انس، مولانا محمد اقبال مبلغ ڈی جی خان ڈویژن اور جناب جلیل الرحمٰن صدیقی امیر مجلس راجن پور نے جنازہ میں مجلس کی نمائندگی فرمائی۔ آپ اپنے قائم کردہ ادارہ راجن پور میں منوں مٹی کے نیچے سو گئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت اور پسماندگان کی پردہ غیب سے کفالت فرمائیں۔ آمین!

جناب صاحبزادہ محمد حامد سراج رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں کے بانی قطب الارشاد حضرت ابوالسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے اور صاحبزادہ محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب صاحبزادہ محمد حامد سراج ۱۳؍نومبر ۲۰۱۹ء کو خانقاہ سراجیہ میں وصال فرما گئے۔ اگلے روز ان کا نماز جنازہ خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد نے پڑھایا اور خانقاہ سراجیہ قبرستان قطعہ خاص میں رحمت حق کے سپرد کر دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم جدید تعلیم یافتہ تھے۔ گریجویٹ کرنے کے بعد آپ نے اٹامک انرجی کندیاں میں ملازمت اختیار کر لی۔ ملک عزیز کے بہت اچھے معیاری اور تعمیری ناول نگار تھے۔ آپ کے کئی ناول شائع شدہ بھی ہیں اور مقبول عام بھی۔ آپ نے ہمارے مخدوم حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح پر بڑی مستند

کتاب لکھی۔ آپ بہت مرنجاں مرنج انسان تھے۔ حج وعمرہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ آپ کے پسماندگان میں دو صاحبزادگان اور دو بیٹیاں ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ ایک صاحبزادہ سرکاری ملازم ہے اور دوسرے کاروبار کرتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب بہت نفیس طبیعت کے انسان تھے۔ زندگی اتار چڑھاؤ کا نام ہے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ ''مرض بڑھتا گیا، جوں جوں دوا کی'' کے بمصداق حق تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کے حامی وناصر ہوں۔ آمین!

جناب مولانا قاری محمد اصغر عثمانی ؒ

جناب قاری محمد اصغر عثمانی ۷/نومبر ۲۰۱۹ء کو چیچہ وطنی میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ چیچہ وطنی کے قریبی چک کے رہائشی تھے۔ پھر چیچہ وطنی منتقل ہوگئے۔ آپ نے حفظ قرآن مجید جامعہ قاسم العلوم ملتان سے ۱۹۹۵ء میں کیا۔ حضرت قاری خلیل احمد آپ کے استاد تھے۔ آپ نہایت ہی مخلص اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ دینی کام کرنے کا جذبہ مزاج میں موجزن تھا۔ ابتداء میں آپ کالعدم سپاہ صحابہ میں سرگرم عمل رہے۔ جب تشدد اس میں درکر آیا تو اس سے علیحدہ ہوگئے۔ اس سلسلہ میں گرفتاری وقید کے مراحل سے بھی گزرے۔ مدینہ مارکیٹ ریلوے روڈ کی مسجد میں امام رہے۔ کالعدم سپاہ صحابہ سے فراغت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہوئے۔ سیکرٹری تبلیغ کے عہدہ پر فائز رہے۔ کافی عرصہ ان کی مسجد میں مجلس کا دفتر بھی قائم رہا۔ جواں سال بھرپور متحرک انسان تھے۔ بیماری بہانہ بنی تو سفر آخرت کو سدھار گئے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی امامت میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری، مولانا عبدالحکیم نعمانی اور جماعتی رفقاء نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ چیچہ وطنی کے بڑے قبرستان میں سپرد رحمت باری تعالیٰ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین!

خطبات جمعۃ المبارک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے مبلغ مولانا محمد وسیم اسلم نے تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے ۸/نومبر ۲۰۱۹ء کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد کوثر فیصل کالونی میں، ۱۵/نومبر کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد غوثیہ اڈاہ صدیق آباد بوسن روڈ پر، ۲۲/نومبر کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد بھولی مائی لوہا مارکیٹ میں اور ۲۹/نومبر کا خطبہ جمعۃ المبارک جامعہ مسجد السراج متصل نیازی گراؤنڈ زید ٹاؤن میں ارشاد فرمایا۔ انہوں نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اور لاہوری مرزائی پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانی سہولت کاروں کو یاد رکھنا چاہئے کہ قادیانی جب نبی آخرالزمان ﷺ کے وفادار نہیں تو ان کے وفادار کیسے ہوسکتے ہیں؟

کرتارپور راہداری اور قادیانی مذہب

مولانا زاہدالراشدی

ان دنوں کرتارپور راہداری کے بارے میں بحث وتمحیص کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے مختلف پہلوؤں پر اخبارات اور سوشل میڈیا پر اظہار خیال کیا جارہا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان بین الاقوامی سرحد پر نارووال سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر کرتارپور ایک جگہ کا نام ہے۔ جہاں تقسیم ملک سے قبل دونوں طرف آنے جانے کا راستہ ہوتا تھا۔ یہ راستہ تقسیم ہند کے وقت بند ہوگیا تھا۔ جسے گزشتہ دنوں کھول دیا گیا ہے۔ ۹رنومبر ۲۰۱۹ء کو پاکستان کے وزیراعظم جناب عمران خان نے اس کا افتتاح کیا ہے۔ یہاں سکھوں کا ایک بڑا گوردوارہ ہے جوان کے اہم اور مقدس مقامات میں شمار ہوتا ہے۔ سکھوں کو وہاں آنے جانے کی سہولت فراہم کرنے کے عنوان سے اس راہداری کو باضابطہ صورت دی گئی ہے اور اب وہاں سے بین الاقوامی مسلمہ دستاویزات کے ساتھ کوئی بھی آسکتا ہے اور جا بھی سکتا ہے۔

کرتارپور کا علاقہ نارووال، گورداسپور، سیالکوٹ اور شکرگڑھ کے درمیان ہے جن میں سے گورداسپور تقسیم ملک کے وقت سے انڈیا کا حصہ ہے۔ جبکہ باقی تینوں شہر پاکستان میں شامل ہیں۔ قادیانیوں کا مرکزی مقام ''قادیان'' گورداسپور کے علاقہ میں ہے۔ اس لئے انہیں بھی وہاں سے آمد ورفت کی سہولت مل گئی ہے۔ اس سہولت کے حاصل ہونے پر سکھوں کی طرح قادیانی بھی بہت خوش ہیں۔ اس پر پاکستان کے محب وطن اور دینی حلقوں میں مسلسل تحفظات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ جنہیں سمجھنے اور ان پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پروگرام میں قادیانیوں کی شمولیت موجودہ صورتحال میں اہل پاکستان اور مسلمانوں کے لئے تشویش کا باعث ہے۔

جہاں تک سکھوں اور قادیانیوں کے باہمی ربط وتعلق کی بات ہے تو وہ قابل فہم ہے۔ اس لئے کہ دونوں نئے مذہب ہیں۔ پانچ سو سال قبل بابا گورونانک نے ہندو مذہب ترک کر کے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی تھی۔ انہیں بت پرستی اور ذات پات سے نفرت تھی۔ چنانچہ اپنا نیا مذہبی راستہ متعین کرنے کے لئے انہوں نے مسلم صوفیائے کرام کے حلقوں میں خاصی دیر آمد ورفت رکھی۔ بیت اللہ شریف کا حج کیا اور بغداد میں حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی ؒ کے مزار پر چلہ کشی بھی کی۔ مگر اسلام قبول کرنے کی بجائے ایک نئے مذہب کی داغ بیل ڈال دی۔ انہیں سکھوں کے ہاں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح مرزاغلام

احمد قادیانی نے بھی انہیں انبیاء کرام کی فہرست میں شمار کیا ہے۔ بابا گورونانک کی کتاب ''گوروگرنتھ'' کو الہامی کتاب قرار دیا جاتا ہے اور آسمانی وحی کی طرح اس کی قرأت بھی کی جاتی ہے۔

سکھوں کا سب سے مقدس مقام شیخوپورہ کے علاقہ میں ننکانہ صاحب کا شہر ہے جو بابا گورونانک کا مقام ولادت ہے۔ جبکہ قادیانیوں کا سب سے مقدس مقام قادیان ہے۔ ان دونوں علاقوں کا مرکز پنجاب ہے جس کا مغربی حصہ پاکستان کا اور مشرقی حصہ بھارت کا صوبہ ہے۔ پنجاب کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنانے اور اس کے مستقبل کو اپنے نام کرنے کی خواہش دونوں حلقوں میں موجود ہے۔ جسے ان بین الاقوامی طاقتوں اور لابیوں کی حمایت حاصل ہے جو پاکستان کو غیر مستحکم دیکھنا چاہتی ہیں اور اس کے اسلامی نظریاتی تشخص کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

کچھ عرصہ قبل دونوں طرف سے ننکانہ صاحب اور قادیان کو ''اوپن سٹی'' قرار دینے کا مطالبہ بین الاقوامی حلقوں میں مشترکہ طور پر چلتا رہا ہے اور عالمی سیکولر لابیاں اس کی حمایت کرتی رہی ہیں۔

سکھوں نے ''آزاد خالصتان'' کے نام پر ایک عرصہ سے تحریک شروع کر رکھی ہے۔ اس سلسلہ میں ''آزاد حکومت'' کی بھی جگجیت سنگھ چوہان کی سربراہی میں تشکیل ہوئی تھی۔ جن سے کافی سال پہلے ساؤتھ آل لندن میں حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے ہمراہ ایک عوامی جلسہ کے اسٹیج پر میری ملاقات ہوئی تھی۔ بھارتی وزیراعظم اندرا گاندھی کے دور میں ''خالصتان'' کی اس تحریک کے ماحول میں سکھوں کے سب سے بڑے مرکز گولڈن ٹمپل امرتسر میں اسلام آباد کی لال مسجد کے سانحہ کی طرز پر رونما ہونے والا واقعہ قارئین کو یاد ہوگا۔ جس میں سرکاری مسلح آپریشن کے دوران بہت سے دیگر لوگوں کے ہمراہ سکھوں کی مسلح جماعت کے سربراہ جرنیل سنگھ بھنڈرانوالہ بھی جاں بحق ہوگئے تھے۔

آزاد خالصتان کی اس تحریک کے سلسلہ میں عام طور پر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کا نام بھی لیا جاتا ہے۔ جبکہ خود میرا مشاہدہ یہ ہے کہ ایک دفعہ ٹورانٹو ایئرپورٹ پر فلائیٹ کے انتظار میں بیٹھا تھا اور میرے ساتھ ایک سکھ سردار صاحب بھی بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے سرسری طور پر پوچھ لیا کہ: سردار جی! آپ کے خالصتان کا کیا بنا؟ انہوں نے بڑی حسرت کے ساتھ جواب دیا کہ: ''ساڈا جیاء الحق ہی مر گیا، خالصتان کتھوں بنوں؟'' یعنی ہمارا ضیاء الحق ہی فوت ہوگیا ہے اب خالصتان کہاں سے بنے گا؟

اسی طرح ''قادیانیت'' بھی ایک نیا مذہب ہے۔ جو گزشتہ ڈیڑھ سو برس سے نئی وحی اور نئے نبی کے عنوان سے کام کر رہا ہے۔ مگر سکھوں کی طرح الگ عنوان اور اصطلاحات اختیار کرنے کی بجائے خود کو

مسلمانوں میں شمار کرنے پر مصر ہے۔ سکھ مذہب ہندوؤں سے الگ ہو کر بنا ہے اور قادیانی مذہب اسلام کے اجتماعی عقائد اور مسلمانوں کی ملی اساس سے انحراف کر کے تشکیل پایا ہے۔ اس لئے نئے اور منحرف مذاہب ہونے کے پس منظر میں ان دونوں کے اشتراک عمل کے اسباب سمجھ میں آتے ہیں۔ لیکن دونوں میں ایک بنیادی فرق موجود ہے۔ جسے اس ساری ''گیم'' میں نظر انداز کیا جارہا ہے اور جسے اس کھیل کا کوئی فریق بھی سمجھنے کے لئے تیار دکھائی نہیں دیتا۔ جبکہ ہمارے نزدیک یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس پر اس پوری مہم کی کامیابی یا ناکامی کا دارومدار ہے۔ سکھوں نے اپنے مذہب کو ہندوؤں سے الگ ایک مستقل مذہب قرار دے رکھا ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ اس حوالہ سے ہندوؤں کا کوئی تنازعہ نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی مذہبی روایات کے ساتھ کسی قدر مماثلت ہونے کے باوجود مسلمانوں کا بھی ان کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

چنانچہ مسلمان اور ہندو ایک مستقل مذہب کے طور پر سکھ برادری کے ساتھ معاملات کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ مگر قادیانیت کے پیروکار اسلام اور مسلمانوں سے الگ ہو جانے کے باوجود خود کو مسلمانوں کی صف میں شمار کرانے پر اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہوئے خود کو مسلمان کہلانے پر بضد ہیں۔ جو کہ مسلمانوں کے لئے کسی درجہ میں بھی قابل قبول بلکہ قابل برداشت نہیں ہے اور اس سلسلہ میں مسلمانوں کے احساسات اور جذبات سب کے سامنے ہیں۔ جن کا اظہار پاکستان میں قومی سطح پر دو چار بار نہیں بلکہ کئی بار ہو چکا ہے۔

ہمیں پاکستان کے مفاد میں اور علاقائی صورتحال کے تناظر میں سکھوں کے ساتھ تعلقات از سر نو استوار کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے لئے:

۱...... پاکستان کی سالمیت و وحدت اور اسلامی نظریاتی تشخص کے تحفظ کو یقینی بنانا ہوگا۔

۲...... قادیانیوں کا معاملہ پہلے طے کرنا ہوگا کہ اس منصوبہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے بھارت سے آنے والے قادیانیوں سے ان کی حیثیت ایک الگ مذہب کے طور پر تسلیم کرائی جائے۔ جبکہ پاکستان کے شہری قادیانیوں کو دستور پاکستان اور امت مسلمہ کے اجماعی فیصلے کے سامنے سر انداز ہونے پر مجبور کیا جائے۔

چنانچہ ہم اس ''گیم'' کے تمام عالمی، علاقائی اور مقامی منصوبہ سازوں سے گزارش کریں گے کہ وہ معاملات کا از سر نو جائزہ لیں اور یہ بات بہرحال ذہن نشین کر لیں کہ جنوبی ایشیا بالخصوص پاکستان کے مسلمانوں کے عقائد و جذبات کو نظر انداز کر کے ان کی کوئی مہم کامیاب نہیں ہو سکے گی اور انہیں ملت اسلامیہ کے ایمان وعقیدہ اور جذبات واحساسات کا بہرحال احترام کرنا ہوگا۔ (روزنامہ اوصاف، ۱۶؍نومبر ۲۰۱۹ء)

زعیم احرار چوہدری افضل حق اور قادیانیت

ادارہ!

پنجاب صوبائی احرار امرتسر کانفرنس مؤرخہ ۸رمئی ۱۹۳۶ء کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے صدر مفکر احرار چوہدری افضل حق مرحوم تھے۔ آپ نے اپنے خطبہ صدارت میں قادیانی فتنہ سے متعلق بھی اظہار خیال کیا۔ دفتر مجلس احرار اسلام لاہور سے مولانا مظہر علی اظہر نے اس خطبہ کو شائع کیا۔ مطبوعہ خطبہ کے صفحہ ۱۹ سے ۲۲ تک قادیانیت سے متعلق یہ اقتباس ملاحظہ ہو:

قادیانی جماعت اور احرار

’’یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ حکومت قدرتی طور سے ان لوگوں کو برسر اقتدار دیکھنا چاہتی ہے جو اس کے اغراض ومقاصد میں ممد ومعاون ہوں۔ مگر ملکی مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ سرکار پرست لوگوں کی قوت کو کم کیا جائے۔ غیرملکی حکومت اپنے استحکام ودوام کے لئے صرف خودغرض افراد کے سیاسی گروہوں ہی سے فائدہ نہیں اٹھاتی بلکہ لوگوں کے مذہبی رجحانات سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔ قادیانی فرقہ برطانیہ کے زیر سایہ نشوونما پاتا رہا ہے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ اس فرقے کا بانی انگریز کی غلامی پر قانع اور چاپلوسی کا عادی تھا۔ آزادی کی تڑپ شرافت کی قومی دلیل ہے۔ اس معلم اخلاق کے بارے میں کیا کہا جائے جو غیرملکی حکومت کی وفاداری اپنے مذہب کی ضروری شرط قرار دے۔ کیا وہ مذہبی اور سیاسی طور پر قابل پیروی ہے، جس کے الہامات اور وحی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے رک جائیں اور جو خود اپنی جماعت کو حکومت کا خودکاشتہ پودہ کہے۔

ہمیں اس جماعت سے صرف یہی شکایت نہیں کہ وہ اسلام کے شیرازے کو بکھیرنا چاہتی ہے بلکہ یہ شکایت بھی ہے کہ وہ ان قوتوں سے ساز باز رکھتی ہے جو ملک کو دائمی طور پر غلام رکھنا پسند کرتی ہیں۔ یہ جماعت کبھی ترقی پسند لوگوں کے ساتھ مل کر کام نہیں کرسکتی۔ اس سے آزادی کی جنگ میں شرکت کی کبھی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے ہر محب وطن کا فرض ہے کہ ملک کے ان دشمنوں کے منصوبوں سے آگاہ رہے۔

میں ملک کی سیاسی جماعتوں کے علاوہ اسلامی جماعتوں سے بھی متوقع ہوں کہ عالم اسلام کے مخالف اس قادیانی گروہ کی نقل وحرکت پر نگاہ رکھیں۔ یہ دوست بن کر مسلمانوں کی دشمنی کرتے ہیں۔ ہر اسلامی سلطنت ان کی جاسوسی سے خبردار رہنے کی کوشش کرتی ہے۔ حکومت کی حوصلہ افزائی کے باعث یہ مسلمان شمار ہوکر مسلمانوں کے حقوق پر جلد قابض ہورہے ہیں۔ مسلمانوں کو مل کر ایسے حالات پیدا کردینے

چاہئیں کہ مسلمانوں کے نام پر قادیانی فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ الحمدللہ! احرار اور دوسرے مقتدر مسلمانوں کی مساعی سے عامتہ المسلمین ان کی فتنہ انگیزیوں سے باخبر ہو رہے ہیں۔ چونکہ احرار منظم ہیں۔ اس لئے مرزا محمود کا سارا قصہ احرار کے خلاف ہے اور اس مقولہ کی بناء پر کہ جنگ میں ہتھیار کا استعمال کرنا مناسب ہے۔ وہ غیر دیانت دارانہ مخالفت سے بھی نہیں چونکتا۔ قادیانی گروہ باوجودیکہ مسجد شہید گنج کے معاملہ میں حسب معمول سول نافرمانی کے مخالف تھا۔ تاہم احرار کو بدنام کرنے کے لئے بعد میں خفیہ طریقہ پر بے دریغ روپیہ صرف کرتا رہا۔ آخر اسے صاف طور پر اعلان کرنا پڑا کہ بے شک مرزائی احرار کے خلاف پوسٹر لگا لتے رہے ہیں۔ اب بھی وہ ہماری مخالفت میں کوتاہی نہیں کر رہے۔ ہمیں ان سے گلہ نہ ہونا چاہئے۔ البتہ مسلمانوں کو بتانے کی ضرورت ہے کہ احرار کی مخالفت میں مرزائی خطیر رقم خرچ کر رہے ہیں۔ وہ مسلمان بن کر اہل ایمان کے سامنے آتے ہیں اور ان کو مجلس احرار کے خلاف ورغلاتے ہیں۔

باوجود اس کے کہ مسٹر جناح کی مساعی سے مسجد شہید گنج کے معاملہ میں عام مسلمانوں کا نقطۂ نگاہ ایک ہوگیا ہے اور سیاسی قوم نے اسی خیال کو قبول فرمانا پسند کیا ہے۔ جو مسجد احرار نے ابتداء میں ظاہر کیا تھا۔ تاہم قادیانی گروہ بدستور فتنہ انگیزی میں مصروف ہے۔ انہیں مسلمانوں کا اتحاد خیالی بھی پسند نہیں۔ وہ اب بھی چاہتا ہے کہ کوئی گروہ اٹھے اور کہے کہ احرار کا زاویہ نگاہ غلط ہے۔ سول نافرمانی کے ذریعہ ہی مسجد مل سکتی ہے۔ الحمدللہ کہ ڈاکٹر محمد عالم نے قادیانیوں کی توقع پر عدالت میں یہ کہہ کر پانی پھیر دیا کہ مدعیان اور تمام مسلمانوں کو جن کے وہ نمائندہ ہیں۔ اس پر آپ کے انصاف پر کامل اعتماد ہے۔ مجھے امید ہے کہ فیصلہ خواہ کچھ ہو۔ اس فیصلے کے بعد مسلمان کوئی غیر آئینی کارروائی نہیں کریں گے۔

یہ امر اور بھی موجب مسرت ہے کہ مولانا ظفر علی خان صاحب اور دوسرے نظر بندوں نے سکوت سے ڈاکٹر عالم کی تائید کی۔ ڈاکٹر موصوف کی تصریحات کے خلاف کوئی پروٹسٹ نہیں کیا۔ حالانکہ وہ اخبارات کے مالک ہیں۔ اب قادیانیوں کی لے دے کے امید یہ رہ گئی ہے کہ وہ ہمارے بعض دوستوں کی ذاتی رقابتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کا ہم نے یہ انتظام کیا ہے کہ ایسے دوستوں کی اشتعال انگیز تقریروں اور تحریروں کے باوجود ہم تحمل سے کام لیتے ہیں۔ وہ سب وشتم کر کے خود ہی تھک جائیں گے۔ ہمارے اخلاق کی شاندار فتح ہوگی۔

تعجب ہے کہ بعض بزرگ مرزائیوں کے پھندے میں پھنس کر مرزا بشیرالدین محمود کے بل بوتے پر احرار کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ جو دولت دین مٹا کر مرزائیوں کے ساتھ اسی لئے شامل ہیں کہ انہیں دنیا میں کچھ فائدہ پہنچے گا۔ وہ کان کھول کر سن لیں کہ مسلمانوں کے نزدیک محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے بعد ہر رنگ میں نبوت کا دعویدار گروہ شیرازہ اسلامی کو پراگندہ کرنے والا سمجھا جاتا ہے۔ ایسے گروہ کی امداد پر

جو دنیا میں سرفرازی چاہے گا۔ ان شاء اللہ! نیچا دیکھے گا۔ مرزائیوں کی اتحادی پارٹی کے خلاف مجلس احرار ہر جگہ اپنے امیدوار کھڑے کرے گی۔ مسلمانوں سے کامل توقع ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دشمن قادیانیوں اور ان کے ساتھیوں کی آرزوؤں کو خاک میں ملا دیں گے۔''

۷،۸،۹؍اپریل ۱۹۳۹ء کو پشاور میں آل انڈیا احرار پولیٹیکل کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کے صدر چوہدری افضل حق تھے۔ آپ نے کانفرنس میں خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا۔ جسے حضرت مولانا عبدالقیوم پوپلزئی جنرل سیکرٹری مجلس استقبالیہ پشاور نے شائع کیا۔ اس مطبوعہ خطبہ کے صفحہ ۱۴،۱۵ پر مرزائیت سے متعلق یہ اقتباس ملاحظہ ہو۔

مرزائیت

''مرزائیت عیسائیت کی توام بہن ہے۔ یہ تحریک انگریزی حکمت عملی کی آغوش میں پل کر بڑھی، پھلی اور پھولی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیت کے بانی مرزاغلام احمد قادیانی نے پلومر کی ٹانک وائن سے مست ہوکر ایک مکتوب میں اپنی نبوت کو انگریز کا خودکاشتہ پودا بیان کر کے برطانوی سرکار سے ناجائز تعلقات کی پوری کہانی بے خبری میں کہہ دی۔ اس دستاویزی ثبوت کے بعد کوئی عقل کا اندھا ہی مرزائیت کی راہ اختیار کرسکتا ہے۔ تاہم عقل کے پیچھے لٹھ لے کر پھرنے والوں کی کوئی کمی نہیں۔ تکمیل دین کے بعد اجرائے نبوت کے قائل مرزائی لوگ گویا تاج محل پر مٹی کا بھدا گھروندا تیار کر کے ذوق سلیم کی توہین کرنا چاہتے ہیں۔ جس طرح فن تعمیر کے ماہر ایسے کور ذوق لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح سچے مسلمان ایسے کور باطن مذہب کو قبول نہیں کر سکتے۔

کون نہیں جانتا کہ قوموں میں مذہبی اختلاف مختلف نبیوں پر ایمان کی بناء پر ہے۔ خاتم النبیین کا دعویٰ دراصل رحمۃ للعالمین کا ثبوت ہے۔ قومیں نبیوں کے تسلسل سے مزید گروہوں میں منقسم ہونے سے بچ گئیں۔ جب جغرافیائی حدبندیاں ناقابل عبور تھیں۔ تب مختلف خطوں میں مختلف نبیوں کا آنا سمجھ میں آسکتا ہے۔ لیکن اب جب مختلف ممالک مسافت کی آسانیوں کے لحاظ سے بعد میں شہر کے محلہ سے بھی قریب معلوم ہوتے ہیں اور براعظم رسل ورسائل کے لحاظ سے ایک خطہ نظر آتے ہیں تو اب نبیوں کا تسلسل قوموں میں بے ضرورت افتراق کا باعث ہی ہوسکتا تھا۔ اس لئے ختم نبوت کا دعویٰ درحقیقت خدا کے رحم کا ثبوت ہے۔ اس طرح قومیں مزید گروہوں میں تقسیم ہونے سے بچ گئیں۔ لیکن غیرملکی سیاست تخریب اسلام کے لئے مرزا قادیانی کو استعمال کرنے پر تلی ہوئی تھی، اورنہیں تو پچاس برس مسلمان اسی فتنہ کو فرو کرنے میں ہی لگے رہے۔ اب خدا نے مجلس احرار کو توفیق دی کہ اس دینی مصیبت سے مسلمانوں کو نجات دلانے کے لئے اپنی کامیاب خدمات پیش کرے۔

قادیانی فتنہ کے خلاف ہماری جدوجہد بے حد صبر آزما رہی ہے۔ ابتداء میں قوم نے سرگرمی کا اظہار کیا۔ اب صوبائی حکومت کے بعد ادھر ہماری مشکلات میں اضافہ ہوگیا۔ ادھر مسلمانوں نے اس محاذ سے دلچسپی لینا کم کردی۔ مرزائیوں کی حمایت میں سرسکندر کی وزارت میں ہمارے کارکنوں پر اتنے مقدمات چلائے گئے ہیں کہ ہمیں یہ وہم و یقین بھی نہ تھا کہ برطانوی سیاست سرسکندر کی وزارت پر یوں غلبہ حاصل کر کے ہمارے لئے بیش از بیش مصیبتوں کا باعث ہوگی۔ پہلے ہمارے معتقدر کارکنوں کا قادیان میں داخلہ بند تھا اور اب ضلع بھر میں قدم رکھنا بھی ممنوع ہوگیا۔ لیکن قادیانی قتل وغارت میں بدستور مصروف ہیں۔ گو سرسکندر کی قادیانیت نوازی مرزائیت کی تاریخ کا مستقل باب بن کر رہے گی۔ تاہم ہمیں خدا کی مہربانی پر بھروسہ ہے کہ احرار کا وسیع نظام باوجود مالی مشکلات کے دس برس کے اندر اندر اس فتنہ کو ختم کر کے چھوڑے گا۔ باخبر لوگ جانتے ہیں کہ جانباز احرار نے کس طرح مرزائیت کو نیم جان کردیا ہے۔ موجودہ وزارت کے بدلنے کے ساتھ حالات بھی بدلیں گے۔ ملک میں انگریزی اثر ورسوخ جوں جوں کم ہوگا توں توں رکا رکا یہ خود کاشتہ پودا مرجھاتا چلا جائے گا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب سے مایوس ہوکر مرزائیت کے شجر خبیثہ کو سندھ میں لے جایا جارہا ہے۔ سندھ کے احرار کو ہوشیار رہنا چاہئے۔“

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطابات

یکم نومبر ۲۰۱۹ء جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد قاری عبیدالرحمن والی جلہ آرائیں میں دیا۔ ۸نومبر کے جمعۃ المبارک کا خطبہ مدرسہ عطاء العلوم تونسہ محمید ڈیرہ غازی خان میں مولانا اسعد حبیب شاہ جمالی کی دعوت پر خطاب کیا۔ ۱۵نومبر کو جامعہ علوم شرعیہ جوہرآباد مولانا عبدالجبار مدظلہ کی دعوت پر تشریف لے گئے اور جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا۔ ۲۲نومبر کا خطبہ جمعہ احسان پور لیہ میں ارشاد فرمایا۔ ۲۹نومبر کا خطبہ جمعہ آپ نے جامعہ محمودیہ ریناله خورد میں مولانا قاری اکرام اللہ نقوی کی دعوت پر ارشاد فرمایا۔ مذکورہ بالا پروگراموں میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی سنگینی پر بیانات ہوئے۔

جامعہ مفتاح العلوم سرگودہا میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان

جامعہ مفتاح العلوم سرگودہا میں اہل حق کا بڑا ادارہ ہے۔ جس کی بنیاد مولانا عبداللطیف ؒ نے رکھی۔ اب ان کے فرزند ارجمند نظام سنبھالے ہوئے ہیں مجلس سرگودہا کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی اسی ادارہ میں استاذ ہیں۔ حضرت مہتمم صاحب کی اجازت اور مولانا ہزاروی کی فرمائش پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اسلام آباد سے واپسی پر رات کو مدرسہ میں قیام کیا اور صبح گیارہ بجے طلبہ واساتذہ کرام سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب فرمایا۔

پاکستان ایٹمی قوت

مولانا اللہ وسایا

ادارہ علم وعرفان پبلشرز ۳۴ اردو بازار لاہور سے ’’محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان‘‘ نامی کتاب عرصہ سے شائع ہورہی ہے۔ اس کتاب کے ترتیب دہندہ جناب عمران حسین چوہدری ہیں۔ آج کی مجلس میں اس کتاب کے تین اقتباسات ملاحظہ ہوں:

۱...... صفحہ ۸۵ پر: ’’پاکستان میں ایٹمی توانائی کے کمیشن کی بنیاد ۱۹۵۶ء میں رکھی گئی تھی اور اس کے سب سے پہلے سربراہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب تھے جو بنیادی طور پر کاٹن ایکسپرٹ تھے۔ انہوں نے اس ادارے کی منصوبہ بندی کی، جو محض کاغذی کارروائی تک محدود تھی۔ اس کے بعد ۱۹۶۰ء میں ممتاز پاکستانی ڈاکٹر عثمانی اس ادارے کے سربراہ مقرر ہوئے جن کی سفارش ڈاکٹر عبدالسلام (قادیانی) نوبل پرائز یافتہ نے کی۔ جو ان دنوں صدر پاکستان ایوب خان کے مشیر برائے سائنسی امور تھے۔‘‘

۲...... اسی کتاب کے صفحہ ۲۹۸ پر ہے: ’’۱۹۵۸ء میں جنرل محمد ایوب خان برسراقتدار آئے تو قدرتی وسائل کا قلمدان ذوالفقار علی بھٹو کے سپرد تھا۔ مگر اس کے اختیارات محدود تھے۔ زیادہ اختیارات اس معاملے میں صدر ایوب خان اور ڈاکٹر عبدالسلام (قادیانی) کے پاس تھے جو کہ پاکستان کے مشیر برائے سائنسی امور تھے اور وہ ذوالفقار علی بھٹو کے خیالات کے حامی نہیں تھے۔ مگر اس وقت کے چیئرمین اٹامک انرجی جناب ڈاکٹر عشرت عثمانی تھے۔ جو ڈاکٹر عبدالسلام (قادیانی) کے ساتھ کافی حد تک ذہنی مطابقت رکھتے تھے اور ہم خیال تھے۔‘‘

۳...... اسی کتاب کے صفحہ ۳۲۵ کی آخری سطر سے ص ۳۲۷ پر ہے: ’’منیر احمد خان کے بارہ میں معلوم ہوا کہ امریکہ کا بہت لاڈلا ہے اور اس کا کردار مشکوک ہے۔‘‘

اس بات کی تصدیق جنرل نقوی نے کی۔ جنرل نقوی نے جنرل ترمذی جو کہ آئی.ایس.آئی کے ڈائریکٹر بھی تھے سے کہا: ’’جنرل ترمذی معلوم کرو کہ منیر احمد خاں کیا شئے ہے اور یہ کنفرم کرو کہ کیا وہ امریکہ کا خفیہ دوست ہے۔ اس کی حرکتیں اور کوششیں پاکستانی ایٹمی توانائی کو پروان چڑھنے نہیں دے رہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ منیر احمد نادان شخص ہے یا انتہائی درجے کا عیار، کیا یہ شخص عقل کا کورا ہے یا پھر جان بوجھ کر ایسی حرکتیں کررہا ہے؟‘‘

بھٹو کو معلوم ہوچکا تھا کہ منیر احمد خاں قادیانی ہے۔ مگر حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر منیر احمد خاں

کے پیچھے درج ذیل بڑی اہم شخصیات تھیں جن کی اہمیت کے پیش نظر حکومت بھی خاموش رہنے پر مجبور تھی:

۱...... جنرل عارف صاحب۔ ۲...... اے.کے بروہی صاحب۔
۳...... منیر احمد خان کی لابی پرزور اور مضبوط تھی۔ ۴...... آفتاب احمد خان۔
۵...... میجر جنرل احسان الحق صاحب۔

ان کے بارے میں تحقیقات کے دوران بتایا کہ: ''منیر احمد خاں نے انہیں کبھی کوئی ایٹمی توانائی یا ایٹمی پاور پلانٹ پالیسی تیار کرنے کی نہ تو اجازت ہی دی اور نہ خود ایسی کوئی پالیسی بنائی۔'' بہت سے سائنسدانوں سے بات کی گئی وہ سب کے سب اس بات پر متفق تھے کہ: ''منیر احمد خاں نے جان بوجھ کر غلط پالیسیاں بنائیں اور نہ اپنے ساتھیوں اور ماتحتوں کے کام کو سراہا اور نہ ہی قومی مفاد میں استعمال کرنے کی اجازت ہی دی۔''

مسٹر منیر احمد خاں کی یہ بڑی معاندانہ رویے کی مثال ہے کہ: ''ان کی وجہ سے بہت سے لائق، قابل اور باصلاحیت نوجوان سائنسدان پاکستان چھوڑنے اور بیرون ملک جانے پر مجبور ہوگئے۔ منیر احمد خاں کی آقا پرستی کی اس سے بڑی اور کیا مثال ہوسکتی ہے۔''

دروس ختم نبوت بسلسلہ سیرت النبی ﷺ سیالکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے زیر اہتمام حسب سابق امسال بھی ۱۲ تا ۲۵ ربیع الاول مطابق ۱۱ تا ۲۴ نومبر ۲۰۱۹ء دروس ختم نبوت بسلسلہ سیرت النبی ﷺ منعقد کئے گئے۔ ان پروگرامات کی سرپرستی سیالکوٹ کے امیر پیر سید شبیر احمد گیلانی اور نگرانی ضلعی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے کی۔ جامع مسجد عائشہؓ، جامع مسجد مدینہ، جامعہ فاروقیہ، جامع مسجد عمر فاروقؓ، جامع مسجد دارالسلام، جامع مسجد الہدیٰ، جامع مسجد علی المرتضیٰؓ، جامع مسجد امیر معاویہؓ، جامع مسجد یوسف بنوری ﷫، جامع مسجد امیر حمزہؓ، جامع مسجد بن والی، جامع مسجد نور، جامع مسجد کوثر، جامع مسجد خاص، جامع مسجد جہانگیری، جامع مسجد خالد بن ولیدؓ، جامع مسجد ختم نبوت اور جامع مسجد حیدر پارک سمیت شہر بھر کی مساجد ختم نبوت کے پیغام کو پہنچایا گیا۔ ان پروگراموں میں جن حضرات نے بیانات کئے ان کے نام یہ ہیں: مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محبوب الٰہی ہزاروی، مولانا سجاد احمد، مولانا عاصم شہزاد، مولانا حافظ اسلم، مولانا محمد عمیر فاروقی، مولانا حماد انذر قاسمی، مولانا عبدالقدیر، مولانا شہباز قادری، مولانا قاری امتیاز، مولانا شہباز حنفی، مولانا قاری محمد نذیر اور علامہ اویس احمد فاروقی۔ مقررین نے سیرت النبی ﷺ، عقیدہ ختم نبوت، حیات و نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان، فتنہ دجال اور فتنہ قادیانیت سے متعلق عوام الناس کو آگاہ کیا۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مبصر: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

دائرۃ المعارف یعنی انسائیکلو پیڈیا ختم نبوت سوالاً جواباً: تالیف: مولانا ندیم احمد حقانی:

صفحات: ۱۲۶: قیمت: درج نہیں: ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مردان: رابطہ: 0302-9391671!!

مولانا ندیم احمد قاسمی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مردان کے ناظم اعلیٰ اور باہمت عالم دین ہیں۔ مولانا قاری اکرام الحق مدظلہ امیر عالمی مجلس مردان کے حکم پر انہوں نے قرآن وسنت، اجماع امت، عقل ونقل سے سوالاً جواباً مرتب کیا ہے۔ جس میں تحریک ختم نبوت، عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت سے متعلق سینکڑوں سوال و جواب تحریر فرمائے ہیں۔ کتاب ہذا تحفظ ختم نبوت کورسز اور کوئیز پروگراموں کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔

فیوضات غفوریہ (مجموعہ دعوات فضلیہ سے انتخاب): افادات حضرت مولانا عبدالغفور

عباسی ؒ: ناشر: خانقاہ شمسیہ شاہ منصور صوابی: فون: 0300-9084775!

حضرت مولانا عبدالغفور عباسی ؒ مسکین پور شریف سلسلہ نقشبندیہ کے نامور شیخ طریقت اور ہمارے دادا پیر حضرت مولانا فضل علی قریشی ؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت فضل علی قریشی ؒ جو صبح وشام اوراد و وظائف پڑھتے تھے ان کے نامور خلیفہ نے ان سے انتخاب فرمایا۔ جو پاکٹ سائز کے ۲۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ خانقاہ شمسیہ شاہ منصور نے خوبصورت کاغذ اور کروموکارڈ کی جلد کے ساتھ شائع کیا ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ کے سالکین کے لئے ان کے مشائخ کا عظیم الشان تحفہ ہے۔ کتاب کے آخر میں سلسلہ نقشبندیہ کے پینتیس (۳۵) اسباق اور شجرات طریقت بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔ جو یقیناً نفع بخش ہیں۔

احکام قربانی: مصنف: مولانا عبدالحمید تونسوی: صفحات: ۷۲: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ:

مرکز رحماء بینہم جامع مسجد صدیقیہ تنظیم اہل سنت ابدالی روڈ ملتان!

مولانا عبدالحمید تونسوی جو کہ علامہ عبدالستار تونسوی ؒ کے نواسے ہیں۔ تقریری، تحریری اور تدریسی ہر ایک میدان کے اچھے شہسوار ہیں۔ آپ نے قربانی کے فضائل ومسائل، احکام پر بہت جامع مواد اس میں جمع کر دیا ہے۔ اس عنوان پر یہ رسالہ دریا در کوزہ کا مصداق ہے۔ طباعت کی جملہ رعنائیوں کا حامل ہے جو مصنف وناشر کے عمدہ ذوق کا مظہر ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس صوابی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونین کونسل جھنڈا ضلع صوابی کے زیر اہتمام دوسری سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مؤرخہ ۸؍اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز منگل بعد از نماز ظہر منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کانفرنس انتہائی کامیاب رہی۔ جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا مفتی فتح محمد حقانی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یوسی جھنڈا نے فرمائی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا مفتی عابد وہاب اور پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا شیخ ابن شیخ اعزاز الحق شمس شاہ منصوری مدظلہ امیر عالمی مجلس ضلع صوابی نے خصوصی بیان فرمایا اور مسئلہ ختم نبوت پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس دھنی گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد ختم نبوت چک نمبر ۳۳۲ ج ب دھنی تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بتاریخ ۱۲؍اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب زیر نگرانی مولانا خورشید خطیب جامع مسجد ختم نبوت منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالمجید فاروقی مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ چوک سرور شہید مظفر گڑھ نے فرمائی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ قادیانیت کے بدبودار شجر خبیثہ کی آبیاری ہمیشہ جھوٹ، فریب، دھوکہ دہی اور کذب ودجل پر قائم رہی۔ اس سے بچنا ایمان اور عقیدہ کی سلامتی ہے اور آنحضرت ﷺ سے محبت وعقیدت کا تقاضا کہ مرزائیت کا بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ ضلعی مبلغ مولانا محمد ضیب، مولانا فیاض مدنی، مولانا خورشید نے بھی خطاب فرمایا۔ مولانا عبدالمجید فاروقی کی وعظ ونصائح اور دعاؤں سے کانفرنس کا اختتام ہوا۔ محمد فاروق نمبردار، محمد احمر، محمد وقاص اور ان کے رفقاء کرام نے کانفرنس کی تیاری میں بھرپور محنت وکاوش کی اللہ پاک جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین!

سالانہ ختم نبوت کانفرنس بھلوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھلوال کے زیر اہتمام ۱۳؍اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز اتوار بعد نماز عشاء تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کی زیر سرپرستی منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مرکزی نائب امیر حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ اور نگرانی مولانا محبوب الحسن طاہر نے فرمائی۔ کانفرنس کی

پہلی نشست کا آغاز قاری احمد سعید کی تلاوت سے ہوا۔ ہدیہ نعت قاری محمد راشد سراجی، قاری اکرام اللہ مدنی نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد ہارون نے انجام دیئے۔ دوسری نشست کا آغاز فخر القراء قاری حماد انور نفیسی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت حافظ ناصر میلسی اور حافظ طاہر بلال چشتی نے پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا عبدالکریم ندیم خانپور، مولانا قاری علیم الدین شاکر لاہور، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودہا، مفتی محمد شاہد مسعود سرگودہا، مولانا عبدالرشید سرگودہا، مولانا سیف اللہ کبیر پوری ترجمان مسلک اہلحدیث سمیت دیگر حضرات نے خطاب فرمایا۔ قائدین نے اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے دین کی اساس ہے اگر ہم اس کا تحفظ نہ کر سکے تو دین کا کوئی بھی شعبہ محفوظ نہیں رہے گا اس لئے امت مسلمہ کے ہر فرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کا کام کرے۔ کانفرنس میں استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یعقوب احسن نے خصوصی جبکہ مولانا محمد بلال میانی، مولانا ظفر بلال بھیرہ، مولانا مفتی شہاب زاہد جھاوریاں، مولانا عبدالشہید ۱۹ چک شمالی، قاری گلزار تصور آباد نے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ علاوہ ازیں مقامی علماء کرام سمیت سیاسی وسماجی شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے مولانا محبوب الحسن طاہر اور ان کی پوری ٹیم حافظ عبداللہ منصور، شیخ زاہد، رانا محمد اعظم، شیخ شیراز احمد، ڈاکٹر مطلوب الحسن، ڈاکٹر منظور الحسن ناصر، خواجہ عرفان، حافظ منشور، شہباز ذوالفقار، ثمر زا فہیم، خواجہ اختر سعید، محمد انصر، خالد افضل، صاحبزادہ صہیب حسن، محمد علی، عمر اکرم سمیت دیگر اراکین وکارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور کانفرنس کی شاندار کامیابی پر مجاہد ختم نبوت مولانا محبوب الحسن طاہر کو اعزازی شیلڈ سے نوازا۔ الحمدللہ کانفرنس کا پنڈال اپنی تمام وسعتوں کے باوجود خاصی تنگی کی شکایت کرتا رہا۔ صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی دعا سے کانفرنس کا اختتام ہوا۔ (حافظ عبداللہ منصور)

ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام نیو تعلقہ سکھر زیر تعمیر جامع مسجد ختم نبوت نزد فراش گوٹھ میں ختم نبوت کانفرنس مؤرخہ ۱۷ را اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی نگرانی: مولانا محمد حسین ناصر اور اہتمام: فقیر عبدالحمید نے کیا۔ کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے مولانا قاری جمیل احمد بندھانی امیر مجلس سکھر، مبلغ مولانا محمد حسین ناصر، حضرت مولانا عبدالقیوم ہالیجوی مرکزی نائب امیر جے یو آئی، مولانا صبغت اللہ جوگی، مولانا اسد اللہ کھوڑو و دیگر علماء کرام نے اپنے خطاب میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور قادیانی فتنہ کی سنگینی سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی کی ساری زندگی لوٹ مار، دھوکہ، فراڈ، فریب سے بھری ہوئی ہے۔ اس کی ناپاک زبان سے جو بھی پیشین گوئی نکلی وہ اس کی رسوائی کا سبب بنی اور آج تک قادیانی اس دجال کی صفائیاں دے رہے ہیں اور بہت سارے قادیانی

اس کے دجل کا پردہ چاک ہونے کے بعد اس پر لعنت بھیج کر مسلمان ہورہے ہیں۔ کانفرنس رات ۱۲ بجے حضرت مولانا اسداللہ کھوڑو کے بیان ودعاء پر اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس گاڑھی موری ضلع خیرپور میرس

جامع مسجد گاڑھی موری ضلع خیرپور میرس میں ۱۸؍اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز عشاء عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس صاحبزادہ حضرت مولانا عبدالواسع ہالیجوی کی زیر نگرانی وزیر انتظام منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت کے بعد حضرت مولانا عبدالواسع ہالیجوی نے کانفرنس کی غرض وغایت اور قادیانی فتنہ سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ علماء کرام میں مولانا محمد حسین ناصر مبلغ ختم نبوت سکھر اور مولانا غلام مصطفیٰ ہرڑو نے اپنے بیان میں کہا کہ حضور ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اب اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ کذاب ودجال ہوگا۔ علماء کرام نے حکمرانوں کو کہا کہ وہ قادیانی فتنہ کی سرپرستی سے باز آجائیں۔ کانفرنس رات بارہ بجے مولانا غلام مصطفیٰ کے بیان ودعاء کے ساتھ مکمل ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس تونسہ محمید ضلع ڈیرہ غازی خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸؍نومبر ۲۰۱۹ء تونسہ محمید ڈیرہ غازی خان مدرسہ عطاء العلوم میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا صاحبزادہ اسعد حبیب شاہ جمالی نے کی۔ کانفرنس سے شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی چوک سرور شہید، مولانا محمد اسلم سلیمی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بعد دعویٰ نبوت کرنے والوں کو دجال اور کذاب قرار دیا۔ ۱۹۷۴ء کے آئین کے مطابق بھی قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن حکومت کی قادیانیت نوازی ملک اور مذہب دونوں سے بددیانتی کی بدترین مثال ہے۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس ڈیرہ غازی خان

۸؍نومبر ۲۰۱۹ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد الفرحان پل ڈاٹ ڈیرہ غازی خان میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں راجن پور کے معروف خطیب خوش ریحان مولانا عمر حیدری اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سرور دوعالم ﷺ کی ولادت باسعادت اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ پر بیانات فرمائے۔ صدارت مولانا قاری انعام اللہ نے کی۔ حمد ونعت اور تلاوت کی سعادت مقامی رفقاء نے حاصل کی۔

سیرت خاتم الانبیاء ﷺ پروگرام سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر انتظام ۱۰؍نومبر ۲۰۱۹ء بمطابق ۱۲؍ربیع الاوّل ۱۴۴۱ھ بروز اتوار بعد نماز عشاء مدنی مسجد آدم شاہ کالونی سکھر میں سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت

مولانا مفتی محکم الدین خطیب مسجد ہذا نے نگرانی فرمائی۔ تلاوت ونظم کے بعد مبلغ ختم نبوت سکھر ڈویژن مولانا محمد حسین ناصر نے عقیدۂ ختم نبوت وسیرت النبی ﷺ کے عنوان سے بیان کیا۔ اس کے بعد صاحبزادہ عبدالقیوم اشرفی، پھر حضرت مولانا عبداللطیف اشرفی ناظم جماعت ضلع سکھر اور آخری بیان حضرت مولانا قاری جمیل احمد بندھانی خطیب مرکزی جامع مسجد سکھر کا ہوا۔ علماء کرام کے سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے تفصیلی بیان ہوئے۔ پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے مفتی محکم الدین نے بھرپور محنت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔

شان مصطفیٰ ﷺ وتحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اچھرہ لاہور کے زیر اہتمام ۱۰ نومبر ۲۰۱۹ء کو جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری اچھرہ میں تاریخ ساز شان مصطفیٰ وختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی مولانا میاں محمد اجمل قادری اور صدارت پیر رضوان نفیس نے کی۔ کانفرنس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس میں قاری ادریس آصف، حماد انور نفیسی کی تلاوت ہوئی۔ مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا عبدالکریم ندیم، قاضی مطیع اللہ سعیدی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم نے بیانات اور ملک عزیز کے نامور نعت خواں حافظ ابوبکر مدنی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ آخر میں قرعہ اندازی کے ذریعے نام نکلنے والے خوش نصیب افراد کو عمرے کے ٹکٹ دیئے گئے: (۱) کریم خان ولد عبداللطیف۔ (۲) محمد حسنین ولد شیر احمد۔ (۳) محمد قاسم ولد انتظار احمد۔ (۴) محمد جمیل ولد محمد سعید۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالکریم ندیم نے کہا کہ اہل حق عشق رسول کی ناقابل تسخیر طاقت سے اسلام دشمن قوتوں کا مقابلہ کریں گے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے کہا کہ مسلمانوں کے جسموں سے روح محمد نکالنے کی سازشیں کی جارہی ہیں۔ سامراجی، استعماری اور طاغوتی طاقتیں پیغمبر اسلام کے ماننے والوں کو بکھیرنا چاہتی ہیں۔ قاضی مطیع اللہ سعیدی نے کہا کہ تاجدار ختم نبوت کی عظمتوں کا جھنڈا تا قیامت سربلند رہے گا۔ مسلم حکمران سیرت رسول کی روشنی میں پالیسیاں بنائیں۔ اسوہ حسنہ کی پیروی ہی دنیا وآخرت کی کامیابی کی ضامن ہے۔ غلامان رسول ختم نبوت کے معاملے میں کسی مصلحت کا شکار نہیں ہوسکتے۔ مولانا علیم الدین شاکر نے کہا کہ قادیانی کوئی مذہبی فرقہ نہیں بلکہ انگریز سامراج نے جہاد کی تنسیخ اور مسلمانوں میں تفریق اس کا بیج بویا، اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا الہامی عقیدہ ہے اور وہ اسی کی تکمیل کے لئے کام کررہے ہیں۔ مولانا عبدالنعیم نے کہا کہ جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل مانگنا بھی کفر ہے تحفظ ختم نبوت کے لئے ہم سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ کلمہ اور اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی کو بنادیا گیا جس نے بیرون ممالک سفارت خانوں کو قادیانی تبلیغ کے لئے وقف کیا تھا آج بھی ملک کی باگ ڈور قادیانیت نوازوں کے ہاتھ میں ہے۔ تمام مسلمان عہد کریں کہ زندگی کے آخری سانس تک عقیدہ ختم نبوت کی چوکیداری کریں گے۔

سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنس

۱۱رنومبر ۲۰۱۹ء بعد نماز عشاء اہل بیت مسجد شالیمار کالونی سکھر میں حافظ عبدالحنان کے زیر انتظام خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر نے تفصیلی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قانون تحفظ ناموس رسالت اور قانون تحفظ ختم نبوت میں کسی صورت تبدیلی یا ترمیم کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ کرتارپور کوریڈور کھول کر سکھ اور قادیانی گٹھ جوڑ کو مضبوط کیا جارہا ہے۔ قادیانی اسلام کا عنوان استعمال کر کے دنیا کو دھوکہ دے رہے ہیں، اس لئے یہ بات ہمارے حکمرانوں کو سمجھنی چاہئے کہ لاہوری و قادیانی مرزائیوں کا اسلام سے کوئی رشتہ نہیں اور قادیانیوں کا راستہ روکنا ایمانی تقاضا ہے۔ اس پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے جناب منیر احمد مہر اور حافظ عبدالحنان نے بھرپور محنت کی۔ نیز ۱۲رنومبر ۲۰۱۹ء بعد نماز عصر جامع مسجد خاتم الانبیاء جیل والی مسجد میں بیان کرتے ہوئے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر نے کہا کہ امت محمدیہ ﷺ میں سے ہر امتی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ناموس رسالت کا تحفظ کرے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں کے دور میں تو مسلمانوں کو بہت زیادہ بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ اس پروگرام میں بھی جناب منیر احمد مہر اور حافظ عبدالحنان نے بھرپور محنت کی۔ جزاک اللہ خیراً!

ختم نبوت کانفرنس سمندری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمندری کے زیر اہتمام ۱۴نومبر بروز جمعرات بعد نماز ظہر جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ سمندری میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت سید السادات قاری سید احمد رضا شاہ امیر عالمی مجلس سمندری، قاری محمد یونس جنرل سیکرٹری سمندری نے جبکہ نگرانی قاری محمد نوید نے فرمائی۔ کانفرنس سے مولانا عزیز الرحمن ثانی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا ظفر احمد قاسم وہاڑی۔ مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مولانا عبدالرحیم چاریاری نے خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۴رنومبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد عائشہ نیو ماڈل ٹاؤن گوجرہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت صوفی محمد دین گوجرہ اور نگرانی مولانا محمد اسعد مدنی گوجرہ نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری عمر حسنین گوجرہ نے کی، کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور، مولانا مفتی عبدالواحد قریشی ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا محمد خبیب ٹوبہ نے خطاب فرمایا۔ مولانا ذوالقرنین ٹوبہ، قاری شرافت علی مجددی گوجرہ، محمد ارسلان گوجرہ نے حمد ونعت پیش فرمائی، کانفرنس کی کامیابی کے لئے قاری محمد

ارشد، مولانا سفیان، قاری عبدالرشید ڈوگر، بھائی ذوالفقار نے خوب محنت کی دن رات ایک کر دیا۔ بھائی مکرم اینڈ مدثر سعادت، دیگر احباب معاون رہے۔

جوہر آباد میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شبیر کالونی جوہر آباد کے مدرسہ عربیہ صدیقیہ کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں ۱۵ نومبر ۲۰۱۹ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ نقابت کے فرائض مولانا مفتی محمد زاہد اور مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب نے سرانجام دیئے۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سیف اللہ قادری، مولانا عبیدالرحمن کے خطابات ہوئے۔ آخری خطاب مولانا قاری شبیر احمد عثمانی فیصل آبادی نے کیا۔ مقررین نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے جان قربان کرنے کا عہد کیا اور کہا کہ کوئی مسلمان تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں کسی بھی قسم کی کوئی ترمیم برداشت نہیں کرے گا۔ کانفرنس پونے تین بجے رات تک جاری رہی۔ ہدیہ نعت حافظ منیر احمد کراچی نے پیش کیا۔

ختم نبوت کانفرنس ہرنولی ضلع میانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۶ نومبر ۲۰۱۹ء کو جامعہ اشرف العلوم حنفیہ ہرنولی میانوالی میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا سیف اللہ ناصر نے کی۔ مقامی حضرات کی تلاوت کلام پاک اور ہدیہ نعت کے بعد مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خطابات ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی کوئی مذہبی فرقہ نہیں بلکہ انگریز سامراج نے جہاد کی تنسیخ اور مسلمانوں میں تفریق کے لئے اس کا بیج بویا، اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا الہامی عقیدہ ہے اور وہ اسی کی تکمیل کے لئے آج بھی کوشاں ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس مصطفیٰ آباد لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جامعہ صدیقیہ و جامع مسجد الرفیق مصطفیٰ آباد صدر کینٹ لاہور کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۶ نومبر ۲۰۱۹ء کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت وفاق لمدارس لاہور ڈویژن کے صدر مولانا مفتی عزیز الرحمن اور مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے نائب امیر پیر میاں رضوان نفیس نے کی۔ کانفرنس میں مولانا عبدالقدوس گجر، مولانا مفتی محمد رضوان عزیز، مولانا عبدالنعیم مبلغ ختم نبوت لاہور اور مولانا صوفی محمد اکرم سمیت ملک عزیز کے ممتاز علماء کرام نے شرکت و بیانات کئے۔ کانفرنس کے منتظم مولانا محمد یعقوب فیض، مولانا حسام الدین، معروف قاری قاری عبدالرشید، نعت خوان مولانا محمد آصف رشیدی، مولانا قادر بخش اعوان، مولانا محمد عمران نقشبندی، حافظ افتخار احمد قصوری، قاری خالد حبیب، مولانا نعیم قریشی، قاری محمد عثمان، مولانا دوست محمد سمیت بڑی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ مقررین نے خطاب کرتے

ہوئے کہا کہ جناب نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین کے منفرد اعزاز سے نوازا گیا۔ قادیانی جھوٹی نبوت اور دھوکہ دہی کے ذریعے شب خون مار رہے ہیں۔ فتنہ قادیانیت کو پنپنے کے لئے مواقع فراہم کئے گئے اور قادیانیوں کو ایک منصوبہ کے تحت باقاعدہ پروموٹ کیا جارہا ہے تاکہ جہاد کی نفی ہو۔ مقررین نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ اور ہر قیمت پر دستور کی بالادستی کی پرامن جدوجہد جاری وساری رکھی جائے گی۔ کانفرنس میں منظور شدہ قراردادوں کے مطابق یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو فی الفور ہٹایا جائے، پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کر کے پاکستان کے قیام کے حقیقی مقاصد کی تکمیل کی جائے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کرتے ہوئے پاکستان کو اسلامی نظام حیات کا گہوارہ بنایا جائے۔

ختم نبوت کانفرنس پاکپتن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مدرسہ حنفیہ فریدیہ نزد میونسپل کمیٹی میں ۱۷ر نومبر ۲۰۱۹ء کو بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی اور مولانا محمد قاسم رحمانی سمیت دیگر علماء کرام کے وجد آفریں بیانات ہوئے۔ مولانا محمد ابوبکر، جناب محمد جہانگیر اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے شب وروز محنت کی۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہونیوالی تمام سازشوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا جائے گا۔ اس موقع پر مدرسہ سے فارغ ہونے والے حفاظ کی دستار بندی بھی کی گئی۔ پاکپتن کے قرب وجوار کے علاقوں سے کارکنان ختم نبوت نے قافلوں کی شکل میں شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس پروا ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۷ ا نومبر ۲۰۱۹ء عشاء کی نماز کے بعد پروا ڈیرہ اسماعیل خان کی جامع مسجد عربی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت ضلعی امیر مولانا قاری محمد طارق نے کی۔ کانفرنس سے تلاوت ونعت کے علاوہ مولانا محمد نعیم، مولانا قاری محمد طارق اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیانات کئے۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے مولانا محمود الحسن شیخ نے خصوصی شرکت کی۔ عالمی مجلس تحصیل پروا کے سرپرست مولانا محمد عمر، سیکرٹری مولانا سید اللہ بخش شاہ اور ان کے رفقاء نے شب و روز محنت کر کے اس کانفرنس کو کامیاب کرایا۔ کانفرنس کا اختتام مولانا قاری محمد طارق کی دعا سے ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد یٰسین ڈیلدار کالونی ساہیوال میں ۱۸ر نومبر کو بعد

نماز مغرب ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری محمد عثمان المالکی نے کی جبکہ کانفرنس میں مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محمد قاسم رحمانی، قاری عبدالجبار، مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری نصیر احمد، قاری نذیر احمد، مولانا محمد عمران اشرفی اور قاری محمد نوید سمیت علماء کرام نے شرکت وخطاب کیا۔ مقررین نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دفاع ختم نبوت اور تردید قادیانیت کا فریضہ سرانجام دینا ہر مسلمان کے لئے افضل ترین عبادت ہے۔

ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر انتظام ۱۸ر نومبر ۲۰۱۹ء بعد نماز عشاء عثمان غنی مسجد سکھر میں حضرت مولانا الٰہی بخش ٹانوری مدظلہ کی سرپرستی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کی سعادت مولانا عبدالرشید ٹانوری نے حاصل کی۔ ہدیہ نعت حافظ حبیب اللہ شیخ اور جناب محمد راشد منگی نے پیش کیا۔ علماء کرام میں مولانا محمد حسین ناصر، حضرت مولانا مفتی محکم الدین مہر، حضرت مولانا عبداللطیف اشرفی اور امیر محترم حضرت مولانا قاری جمیل احمد بندھانی کے بیانات ہوئے۔ علماء کرام نے اپنے اپنے بیانات میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض صاحبزادہ مولانا عبدالرشید ٹانوری نے انجام دیئے۔ آخر میں حضرت مولانا الٰہی بخش ٹانوری نے دعا کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ اسماعیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۸ر نومبر ۲۰۱۹ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مدرسہ ابی بن کعبؓ میں منعقد ہوئی۔ مولانا قاری محمد طارق نے صدارت جبکہ مولانا قاضی عبدالحلیم اور مولانا محمود الحسن شیخ نے خصوصی شرکت کی۔ جناب خدابخش نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا محمد نعیم مبلغ میانوالی، مولانا عبدالمجید قاسمی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیانات کئے۔ مقررین نے کہا کہ اسلام اور آئین پاکستان نے جو اقلیتوں کو حقوق دیئے ہیں وہ پاکستان میں انہیں مکمل طور پر حاصل ہیں۔ لیکن قادیانی آئین پاکستان کو ماننے سے انکاری ہیں۔ قادیانی آئین کو نہ مان کر کھلم کھلا آئین کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں حکومت قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنائے۔ کانفرنس میں کثیر عوام الناس نے شرکت کی۔ قبل ازیں مولانا قاری محمد طارق کی دعوت پر جامع مسجد خالد بن ولیدؓ میں علماء کرام کی تربیتی نشست منعقد ہوئی، جس میں مولانا محمد نعیم میانوالی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیانات کئے۔

تحفظ ختم نبوت ومحفل حسن قرأت کانفرنس

۲۰ر نومبر ۲۰۱۹ء بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع شاہی مسجد پرانا سکھر میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت

محفل حسن قرأت کانفرنس شاہی مسجد کے خطیب حضرت مولانا جمیل احمد لغاری کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ پہلی تلاوت قاری محمد امین نے فرمائی۔ ہدیہ نعت حافظ حبیب اللہ شیخ اور حافظ محمد راشد منگی نے پیش کیا۔ علماء کرام میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر، ناظم مولانا عبداللطیف اشرفی اور امیر مولانا قاری جمیل احمد بندھانی کے بیانات ہوئے۔ علماء کرام نے اپنے بیان میں کہا کہ حکمران ہوش کے ناخن لیں۔ قادیانیوں کی سرپرستی چھوڑ دیں۔ یہ قادیانی مرزائی خود بھی ڈوبیں گے اور تمہارا بھی بیڑا غرق کریں گے۔ جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے وفادار نہیں۔ وہ مسلمانوں کے اور حکمرانوں اور پاکستان کے وفادار کیسے ہوسکتے ہیں۔ آخر میں قاری عبدالقدوس مدظلہ نے اپنی پرسوز آواز میں تلاوت کلام پاک سے سامعین کے دلوں کو منور فرمایا۔ نقابت کے فرائض مولانا خلیق احمد اور مولانا جمیل احمد لغاری نے انجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس شورکوٹ کینٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۵ نومبر ۲۰۱۹ء بروز پیر بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد مکی مین بازار شورکوٹ کینٹ ضلع جھنگ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت خانقاہ سراجیہ مجددیہ نقشبندیہ کندیاں کے سجادہ نشین قبلہ خواجہ خلیل احمد نے اور نگرانی جناب ڈاکٹر محمد شفیق نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد ایمن اور قاری ذکریا خالد نے جبکہ حافظ طاہر بلال چشتی اور مولانا شاہد عمران عارفی نے حمد ونعت پیش کیں۔ کانفرنس سے مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور۔ مولانا عبدالخبیر آزاد لاہور، مولانا رب نواز ہراج میاں چنوں، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا کفیل شاہ بخاری ملتان، مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے خطابات فرمائے۔ کانفرنس کی تیاری میں مولانا مفتی محمد شیراز امیر عالمی مجلس پیر محل، مولانا قاری محمد نوید شورکوٹ کینٹ نے بھرپور محنت وکوشش کی۔ کانفرنس میں علماء کرام کے علاوہ کثیر عوام الناس نے شرکت فرمائی۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے کورس کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ کورس میں پہلی دس پوزیشن ہولڈروں کو خصوصی جبکہ تمام شرکائے کورس کو عمومی انعامات سے بھی نوازا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس کمالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۶ نومبر ۲۰۱۹ء بروز منگل بعد نماز مغرب جامعہ شریفیہ تعلیم القرآن سرفراز موڑ کمالیہ ضلع ٹوبہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا پیر جی عتیق الرحمن کمالیہ اور جناب قاری محمد انور مہتمم جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور نے فرمائی۔ زیر نگرانی مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ اور جناب مولانا قاری محمد عدیل ارشد کمالیہ نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری عبیدالرحمن دارالعلوم ربانیہ پھلور اور قاری محمد عدیل رجانہ نے فرمائی۔ قاری عبدالرشید مغل گوجرہ، قاری شرافت علی

محمدی گوجرہ اور بھائی کامران نے حمد ونعت رسول مقبول ﷺ سے کانفرنس کو چار چاند لگائے۔کانفرنس سے حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ، مولانا عزیز الرحمن ثانی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا ضیاء الدین آزاد ماموکانجن، مسلک اہل حدیث کے ترجمان مولانا ندیم گجر۔کمالیہ بارکونسل کے ترجمان جناب ریاض طاہر ایڈووکیٹ، مولانا محمد ضیب مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے خطابات فرمائے۔کانفرنس کی تیاری میں مولانا مفتی محمد شیراز پیر محل، قاری محمد عمران، بھائی عبدالرؤف، حافظ محمد عدیل، صاحبزادہ مولانا لطف اللہ لدھیانوی نے بھرپور محنت وکوشش کی۔علماء کرام کے علاوہ کثیر عوام الناس نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ساتویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس مقامی میرج ہال ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں ۲۷؍نومبر ۲۰۱۹ء کو منعقد ہوئی۔کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا مفتی طاہر مسعود، مولانا نور محمد ہزاروی اور معروف خطیب مولانا شاہ نواز فاروقی نے بیانات کئے۔کانفرنس کے روح حضرت مولانا اللہ وسایا اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم سیوطی سفر عمرہ کی وجہ سے کانفرنس میں شرکت نہ کر سکے۔مقررین نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیوں کے لئے سہولت کاری کا کردار ادا کرنے والے ملکی آئین کی بغاوت کا ارتکاب کر رہے ہیں۔دنیا بھر میں دم توڑتی قادیانیت اپنے اختتام کی طرف بڑھ رہی ہے۔اس کو جلد اپنے انجام تک پہنچانے کے لئے ہر مسلمان کو قادیانیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنا ہوگا۔عقیدہ توحید اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت برابر ہے۔عقیدہ ختم نبوت عقیدہ توحید کی طرح دلیل کا محتاج نہیں ہے۔نعتیہ کلام مولانا محمد آصف رشیدی نے پیش کیا جبکہ نقابت راقم الحروف (مولانا مسعود حجازی) نے کی۔کانفرنس کی صدارت مولانا خواجہ خلیل احمد نے کی۔کانفرنس کے حسن انتظام اور بھرپور کامیابی پر شرکاء نے قاری عبدالواحد، قاری عمر فاروق، مولانا محمد اکرام اللہ، قاری طاہر، قاری ایاز سمیت دیگر ختم نبوت کے عہدیداران وکارکنان کو خراج تحسین اور مبارکباد پیش کی۔ (مسعود حجازی)

خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنس کہروڑپکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا کے زیر اہتمام ۲۷؍نومبر ۲۰۱۹ء کو پرانا بہاول پور روڈ چاہ ٹبی والا پر سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔کانفرنس کی نگرانی مقامی امیر مولانا منیر احمد ریحان نے فرمائی۔تلاوت کلام پاک قاری نصیر الدین نے کی۔نقابت کے فرائض مولانا امجد ساقی نے انجام دیئے۔کانفرنس سے مولانا محمد تقی، مولانا ضیاء الرحمن گجر، مولانا سرنواز، مولانا محمد اعظم طارق مدرس جامعہ باب العلوم، مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان، مولانا منیر احمد ریحان، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور استاذ العلماء

حضرت مولانا حبیب احمد نائب شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی اساس ہے اس کے تحفظ کے لئے ہماری جانیں بھی حاضر ہیں۔ مساجد اور مدارس اسلام کے قلعے ہیں یہاں سے محبت رسول ﷺ کی شمع روشن ہوتی رہے گی۔ ختم نبوت کے قانون میں بے جاترامیم کی کوششیں کی جارہی ہیں ان حالات میں عاشقان مصطفیٰ کے لئے ضروری ہے کہ وہ بیدار ہو کر رہیں۔ کانفرنس کا اختتام شیخ الحدیث مولانا حبیب احمد کی پرسوز دعا پر ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس راوی روڈ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام نویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس رحمت فلورملز راوی روڈ قصورپورہ لاہور میں ۳۰ نومبر ۲۰۱۹ء کو حضرت مولانا مفتی محمد حسن کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں حضرت مولانا اللہ وسایا، مرکزی جمعیۃ اہلحدیث کے انجینئر علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، سرپرست مجلس لاہور مولانا مفتی نعیم الدین، مرکزی ناظم نشرواشاعت مولانا عزیز الرحمن ثانی، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، ناظم تبلیغ مولانا عبدالعزیز، مولانا جمیل الرحمن اختر، معروف ثناء خوان مصطفیٰ مولانا محمد قاسم گجر، حامد بلوچ، قاری مومن شاہ، مسلم بلوچ، حکیم ارشاد حسین، عبدالولی، رانا محمد قیصر، ملک محمد یونس، کاشان مرزا، مولانا عبدالحفیظ، مولانا محمد صدیق طارق، مسلم بلوچ، قاری محمد حنیف، قاری محمد صدیق توحیدی اور متعدد دیگر رہنماؤں اور ممتاز شخصیات نے شرکت وخطاب کیا۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کرتارپورراہداری کھولنے سے سکھوں کی سہولت کے لئے قادیانیوں کو نوازنے کی بھرپور مزاحمت کریں گے، قادیانیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے اور ان کے داخلہ روکنے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں، ایسے اقدامات کو کسی صورت برداشت نہیں کرسکتے، قانون ناموس رسالت میں قدغن لگانے کی کوشش کی گئی اس کے نتائج بھیانک ہوسکتے ہیں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمام مکاتب فکر ایک پیج پر جمع ہیں نبی کی عزت وناموس پر کسی صورت آنچ نہیں آنے دیں گے، قادیانی اپنی آئینی حیثیت تسلیم کرلیں ان کو گلے لگانے کو تیار ہیں۔ حکومت پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک کے حکمران ناروے واقعے میں ملوث افراد کو نشان عبرت بنائیں۔ ناروے حکومت کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ آزادی اظہار رائے کے نام پر ایسے شرمناک حرکتوں میں ملوث لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کے لئے قانون سازی سمیت دیگر اقدامات کریں۔

کنڈ احمد اتھو کہروڑپکا میں جلسہ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام کنڈ احمد اتھو میں یکم نومبر ۲۰۱۹ء کو عشاء کی نماز کے بعد ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں کہروڑپکا مجلس کے امیر مولانا منیر احمد ریحان اور مولانا محمد اسماعیل

شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ مدرسہ حفظ القرآن کہروڑپکا کے مہتمم مولانا قاری عبدالرحمن نے بھی شرکت کی۔ جامع مسجد تالاب والی بخاری چوک کہروڑپکا اہل حق کا قدیمی مرکز ہے۔ قبل ازیں ظہر کی نماز کے بعد اس مسجد میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب فرمایا۔

جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں جلسہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲ ربیع الاول مطابق ۱۰ نومبر ۲۰۱۹ء کو عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مولانا غلام مصطفیٰ کی زیر نگرانی رحمت کائنات ﷺ کی سیرت طیبہ پر سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ پروگرام کی صدارت جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری نے فرمائی۔ پروگرام میں چنیوٹ سے خطیب شیریں بیان مولانا غلام شبیر اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خصوصی بیان فرمائے۔ علاقہ بھر کے مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

ختم نبوت کورس عارف والا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ عربیہ فاروقیہ قبولہ روڈ عارف والا میں ۲۳ ر اکتوبر کو ایک روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ عالمی مجلس بہاول نگر نے عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری کے موضوع پر شاندار لیکچر دیتے ہوئے منکرین ختم نبوت کی مصنوعات کے بائیکاٹ کا بھی عہد لیا۔ کورس میں مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی عبیداللہ، اودیگر علماء کرام کا بھرپور تعاون شامل حال رہا۔

شعور ختم نبوت کورس سمندری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تین روزہ ۵، ۶، ۷ نومبر بروز منگل، بدھ، جمعرات دن دس تا بارہ بجے تک جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ سمندری میں شعور ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ مولانا عطاء اللہ نقشبندی ماموں کانجن، مولانا مجاہد مختار پیر محل اور مولانا محمد خبیب نے عقیدہ ختم نبوت، سیرت امام مہدی علیہ الرضوان، حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، کردار آنجہانی مرزا کادیانی پر لیکچر دیئے۔ کورس میں ۱۷۰ طلباء وطالبات نے شرکت کی۔ امتحان میں اول، دوم، سوم آنے والوں کو خصوصی کتب اوران کے علاوہ تمام شرکائے کورس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آئینہ کادیانیت کتاب لٹریچر اور دیگر انعامات سے نوازا گیا۔

شعور ختم نبوت کورس گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تین روزہ ۵، ۶، ۷ نومبر ۲۰۱۹ء بروز منگل، بدھ، جمعرات بعد نماز مغرب تا عشاء مرکزی جامع مسجد احیاء العلوم گوجرہ میں شعور ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ کورس کی صدارت: مولانا اسعد مدنی امیر عالمی مجلس گوجرہ نے فرمائی۔ کورس میں مولانا عطاء اللہ نقشبندی ماموں کانجن،

مولانا مجاہد مختار پیر محل اور ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے عقیدہ ختم نبوت، سیرت امام مہدی علیہ الرضوان، حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، کردار آنجہانی مرزا کادیانی پر لیکچرز دیئے۔ کثیر عوام الناس نے کورس میں شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کورس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہدرہ کے زیر اہتمام تین روزہ ختم نبوت کورس جامع مسجد نمرہ بھلے ڈسنوال شاہدرہ لاہور میں ۱۰تا۱۲ نومبر ۲۰۱۹ء کو منعقد ہوا۔ کورس میں مرکز ختم نبوت چناب نگر کے شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مولانا سید جنید بخاری، مولانا محمد رفاقت و دیگر علماء اور عوام نے شرکت کی۔ ختم نبوت کورس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت، حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، کذبات مرزا و دیگر مختلف موضوعات پر علماء نے لیکچرز دیئے۔ علماء نے لیکچرز دیتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں اور ناموس رسالت کے لئے قربانی دینے کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اغیار کی شہ پر ہمیشہ قادیانیوں کی سرپرستی کی گئی اور اس فتنے کو پنپنے کا موقع فراہم کیا گیا لیکن علماء نے قادیانیت کا تعاقب کرتے ہوئے امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت کی۔ عقیدہ ختم نبوت، قرآن مجید کی ایک سو آیات مبارکہ، اور دو سو دس احادیث سے ثابت ہے۔ سب سے پہلا اجماع عقیدہ ختم نبوت پر ہوا۔ قادیانی لابی مسلسل عالمی سطح پر اپنی مصنوعی مظلومیت کا واویلا کرکے اسلام اور پاکستان کے وجود کو بدنام کر رہی ہے۔ قادیانی گروہ مسلسل آئین پاکستان اور پارلیمنٹ کے فیصلے کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔

ختم نبوت کورس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ تجوید القرآن المعروف درس پیر جی بلاک نمبر۶ چیچہ وطنی میں ۱۳، ۱۴؍نومبر ۲۰۱۹ء کو دو روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ صدارت خانقاہ عزیزیہ چک ۱۱ گیارہ ایل کے سجادہ نشین حضرت پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری نے فرمائی۔ مولانا محمد خبیب، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی اور پیر جی حفظ الرحمٰن نے رد قادیانیت کے موضوعات پر بیانات و لیکچرز دیئے۔ کورس کے اختتام پر شرکاء میں مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت کورس کروڑ لعل عیسن لیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ کے زیر اہتمام دارالعلوم عیدگاہ میں دو روزہ ختم نبوت کورس ۲۰، ۲۱؍نومبر ۲۰۱۹ء کو مولانا محمد عمر کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ ۲۰؍نومبر کو ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و ضرورت اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مسلمانوں اور قادیانیوں میں

بنیادی اختلافات، قادیانیوں کے شبہات اوران کے جوابات بیان کیئے۔ ۲۱ رنومبر کو مولانا محمد ساجد نے امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور پر اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حیات و نزول اور دجال کے خروج پر لیکچرز دیئے۔ کورس کا دورانیہ مغرب تا عشاء تھا۔ دوسرے روز عشاء کے بعد مقامی یونٹ مولانا امان اللہ کی امارت میں تشکیل دیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۱ نومبر ۲۰۱۹ء کو جامعہ مسجد عبداللہ بن مسعود باگڑیاں گرین ٹاؤن میں ختم نبوت تربیتی نشست منعقد ہوئی۔ جس میں مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد آصف انبالوی سمیت کئی علماء کرام نے شرکت کی۔ مولانا غلام رسول دین پوری نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے امت مسلمہ ہمیشہ حساس رہی ہے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بارہ سو صحابہ کرام نے جام شہادت نوش کیا ہے۔ مولانا محمد آصف نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی اساس اور بنیاد ہے۔ عقیدہ ختم نبوت محفوظ ہے تو سارا دین محفوظ ہے۔ عقیدہ ختم نبوت محفوظ ہے تو قرآن محفوظ ہے۔ ختم نبوت کی برکت سے دین اسلام کی تعلیمات محفوظ ہیں اگر درمیان سے عقیدہ ختم نبوت کو نکال دیا جائے نہ دین باقی رہتا ہے نہ دین اسلام کی تعلیمات اور نہ ہی قرآن باقی رہے گا۔ مولانا عبدالنعیم نے کہا کہ ناموس رسالت کا قانون تمام انبیاء کرام کی عزت اور ناموس کا دربان اور چوکیدار ہے۔ آئین کی دفعہ 295-C تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کیخلاف کوئی بات برداشت نہیں کریں گے۔ ناموس رسالت قانون کیخلاف یہودی وقادیانی لابی سازشوں میں مصروف عمل ہے، ماضی میں بھی ایسی ناپاک کوشش کی گئی لیکن ان طاغوتی قوتوں کو خفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اسلامیان پاکستان ناموس رسالت ایکٹ کیخلاف کوئی بھی سازش ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

خطبہ جمعۃ المبارک پیر محل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد روشن ریلوے اسٹیشن روڈ پیر محل میں زیر صدارت مفتی محمد شیراز امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیر محل اور زیر نگرانی مولانا محمد حنیف ۲۵ راکتوبر کا خطبہ جمعۃ المبارک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ باغیان پاکستان کادیانیوں کی بڑھتی سرگرمیوں کو لگام دی جائے اور انہیں آئین وقانون کا پابند بنایا جائے۔ ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے پیر محل میں کادیانیوں کی شرانگیزیوں سے عوام الناس کو آگاہ کیا۔

خطبہ جمعۃ المبارک سکھر

۱۵رنومبر ۲۰۱۹ء کا خطبہ جمعۃ المبارک تقویٰ مسجد نواں پنڈ سکھر میں مولانا محمد حسین ناصر نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صحابہ کرام کی جدو جہد وقربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے امام الانبیاء ﷺ کی ناموس وختم نبوت کا تحفظ کیا ہے۔ جس کو آج کے حکمران مذاق سمجھ رہے ہیں۔ پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے بھائی امتیاز احمد مہر نے بھرپور محنت کی۔

۱۷رنومبر ۲۰۱۹ء بعد نماز عصر باغ رسول مسجد پرانا سکھر میں خطاب کرتے ہوئے مبلغ ختم نبوت سکھر محمد حسین ناصر نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ پوری کائنات کے لئے رحمت بن کر آئے۔ آپ ﷺ کی آمد کے بعد اب کسی اور نئے نبی کی ضرورت نہیں۔ آپ ﷺ کے بعد اب اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ دجال اور کذاب تو ہوسکتا ہے لیکن نبی نہیں۔ اس پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے خطیب مسجد نے بھرپور تعاون کیا۔

خطبہ جمعۃ المبارک مولانا محمد حسین ناصر سکھر

۲۲رنومبر ۲۰۱۹ء جمعۃ المبارک کو مولانا محمد حسین ناصر کا بیان توحید مسجد آدم شاہ کالونی سکھر میں ہوا۔ مولانا نے اپنے بیان میں کہا کہ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن اسلام کا نام لے کر مسلمانوں کو دھوکہ دینا برداشت نہیں کرسکتا۔ حکمران اپنا قبلہ درست کرلیں ورنہ وہ جن کے اشاروں پر چل رہے ہیں نہ وہ رہیں گے نہ یہ حکمران۔ اسلام کا نام لے کر مسلمانوں کو دھوکہ دینا کفر کو اسلام کہنا یہ قادیانی مشن ہے۔ جس پر عمران حکومت عمل کر رہی ہے۔ اللہ پاک ایسے حکمرانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین!

حضرت مولانا پیر ناصرالدین خاکوانی کا دورہ چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر پیر طریقت حضرت مولانا پیر ناصرالدین خاکوانی حفظہ اللہ ۱۵ نومبر کو ایک روزہ تبلیغی دورہ پر چیچہ وطنی تشریف لائے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی، بھائی محمد جعفر اور پیر جی انیس الرحمٰن، پیر جی حفظ الرحمٰن سمیت کارکنان ختم نبوت نے آپ کا استقبال کیا۔ پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری کی دعوت پر حضرت خاکوانی صاحب نے جمعۃ المبارک کا خطبہ مدرسہ تجوید القرآن المعروف درس پیر جی بلاک نمبر ۶ میں ارشاد فرمایا۔ جمعۃ المبارک کے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت خاکوانی صاحب نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ نبی آخرالزماں ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ چنانچہ حکمران قادیانیت نوازی چھوڑ کر ہمہ وقت ناموس رسالت کے دفاع کے لئے کمربستہ رہیں۔ اس پروگرام میں علاقہ بھر کے علماء کرام اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا (الحدیث)
خطبات شاہین ختم نبوت
جلد دوم
مولانا محمد یوسف ماما
مولانا منور حسین سورتی
مولانا عبداللطیف طاہر لدھیانوی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
5	فتاویٰ ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	لولاک کا خواجہ خواجگان نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	300
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	100
23	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی، اے ٹیکسلا	100
24	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد عمران	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت (دوجلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	300
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	150
28	تذکرہ شہید اسلام سوانح حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150

نوٹ: قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر مصدقہ رپورٹ سیٹ کی قیمت -/700 روپے تھی لیکن کاغذ کی قیمت میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اب سیٹ کی قیمت -/1000 روپے کردی گئی ہے۔

نوٹ:..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ:..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیرِ اہتمام

بمقام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر میں

27 واں سالانہ ختمِ نبوۃ کورس

نامور علماء ومناظرین و ماہرینِ فن لیکچر دیں گے اِن شاءاللہ

بتاریخ 28 مارچ 2020 تا 19 اپریل 2020

مطابق ۴ شعبان ۱۴۴۱ھ تا ۲۶ شعبان ۱۴۴۱ھ

زیرِ سرپرستی

استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی 0300-4304277

مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670